REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۰   شمارہ ۴۲

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

قائم مقام ایڈیٹر:- محمد کریم الدین شاہد

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان۔

شرح چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے۔ بیرونی ممالک:- بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۷ ربیع الثانی ۱۴۱۲ ہجری   ۱۷ اخاء ۱۳۷۰ ہش   ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶
THE BADR WEEKLY QADIAN-143516

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازئ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے

جس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہو خدا اس کو برکت دیتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

"پانچوں نمازیں عمدہ طرح سے پڑھا کرو۔ روزہ صدق سے رکھو۔ اور اگر صاحبِ توفیق ہو تو زکوٰۃ، حج وغیرہ اعمال میں بھی کمربستہ رہو اور ہر قسم کے گناہ سے اور شرک اور بدعت سے بیزار رہو ــــ اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی۔ دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔ اصل اصولِ عبادت بھی یہی ہیں کہ ان دونوں حقوں کی محافظت کما حقہٗ کی جاوے۔ اور گناہ بھی انہیں میں کوتاہی کرنے کا نام ہے۔ اپنے عہد پر قائم رہو اور جو الفاظ اس وقت تم نے میرے ہاتھ پر بطور اقرار زبان سے نکالے ہیں ان پر مرتے دم تک قائم رہو۔ انسان بعض اوقات دھوکا کھاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میں نے اپنے لئے توبہ کا درخت بو لیا ہے اب اس کے پھل کی امید رکھتا ہے۔ یا ایمان میں نے حاصل کر لیا ہے۔ اس کے اب نتائج مترتب ہونے کا منتظر ہوتا ہے۔ مگر اصل میں وہ خدا کے نزدیک نہ تائب اور نہ سچا مومن کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی اور منظوری کی حد تک نہ پہنچی ہوئی ہو وہ چیز اس کی نظر میں ردی اور حقیر ہوتی ہے اس کی کوئی قدر و قیمت خدا تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان جب کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے جب تک کوئی چیز اس کی پسندیدگی میں نہ آوے تب تک وہ اس کی نظر میں ایک ردی محض اور بے قیمت ہوتی ہے۔ تو جب انسان کا یہ حال ہے تو خدا تو قدوس اور پاک اور بے لوث ہستی ہے وہ ایسی ردی چیز کو اپنی جناب میں کب منظور کرنے لگا؟

..... یہ بیعت اور توبہ اُس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدقِ دل اور اخلاصِ نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرا اور مبرا ہوتا ہے۔ اس میں آ اُترتا ہے۔ اور اپنا گھر بناتا ہے۔ مگر جس دل میں کوئی کسی قسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۳)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا

سو واں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء منعقد ہوگا!

احباب جماعتہائے احمدیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتِ احمدیہ کے سو ویں جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احباب اس تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو بہت کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا
شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہو گیا
(درثمین)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

خطبۂ جمعۃ المبارک

جمعہ کے دن کا جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی ایک بہت گہرا اور دائمی رشتہ ہے

جو مضمون میں دعاؤں کا بیان کر رہا ہوں اس کا بھی جماعت سے ایک اور رشتہ ہے

دعاؤں کے مضمون کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ انہیں جیسا بننے کی کوشش کریں جنکی یہ دعائیں ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ر احسان (جون) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء بمقام ڈیٹرائیٹ (امریکہ) ایسٹرن مشی گن یونیورسٹی

حضور انور ایدہ اللہ الودود کا یہ بصیرت افروز غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

آج جمعہ کا دن ہے اور میں یہ خطبہ ڈیٹرائیٹ سے دے رہا ہوں۔ جہاں اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کثیر تعداد میں امریکہ کی جماعتیں اپنے سالانہ کنونشن یعنی جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائی ہوئی ہیں۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے قرآن کریم میں مندرجہ ان دعاؤں کا ذکر چل رہا ہے جو خدا تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرتے رہے اور اس سے انعام پاتے رہے۔ لیکن اس ذکر کو دوبارہ چھیڑنے سے پہلے میں مختصراً آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جمعہ کے دن کا جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی ایک بہت گہرا اور دائمی رشتہ ہے اور اس رشتے کا ذکر سورۃ جمعہ میں فرمایا گیا ہے۔ جمعہ کا دن جمع ہونے کا دن ہے اور اسی پہلو سے عربی میں اس دن کو جمعہ قرار دیا گیا۔ لیکن قرآن کریم میں سورۃ جمعہ میں یہ مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ جب آئندہ آنے والے لوگ پہلے آنے والے لوگوں کے ساتھ جمع کر دیئے جائیں گے وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ بعد میں آنے والے ایسے بھی ہیں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں اور آپ کی غلامی کرنے والوں میں بعد میں آنے کے باوجود اس طرح شامل کر دیئے جائیں گے کہ گویا وہ انہی میں سے ہیں۔ پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کا جمعہ کے دن سے ایک گہرا اور دائمی رشتہ ہے۔

جو مضمون میں دعاؤں کا بیان کر رہا ہوں اس کا بھی اس رشتہ سے ایک اور رشتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآنی دعائیں جو انعام یافتہ لوگوں نے مانگیں جماعت احمدیہ اگر ان دعاؤں میں خاص توجہ اور انہماک سے گریہ وزاری کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فضل مانگتی رہے تو

گذشتہ تمام زمانے اس زمانے میں جمع ہو جائیں گے۔

اور وہ سارے انعام جو اللہ تعالیٰ نے گذشتہ تمام زمانوں میں اپنے مختلف عاجز بندوں پر نازل فرمائے ان دعاؤں کے طفیل وہ سارے انعام اس زمانے میں جماعت احمدیہ میں جمع ہو سکتے ہیں۔ (مجھے افسوس ہے کہ ابھی لاؤڈ اسپیکر کا انتظام درست نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ میری بات آپ سب کو سمجھ آ جائیگی)

دعاؤں کے ذکر میں آج حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے میں آج کے مضمون کا آغاز کرتا ہوں۔ یہ دعا قرآن کریم میں سورۃ القمر میں محفوظ فرمائی گئی دعا تو اتنی ہے فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ حضرت نوح نے اپنے خدا کو پکارا اور عرض کیا کہ میں مغلوب ہو چکا ہوں اور میری مخالف قوم مجھ پر غالب آ گئی ہے پس تو میری نصرت فرما۔

اس دعا کا پس منظر یہ بیان فرمایا گیا ہے كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ کہ اس سے پہلے نوح کی قوم نے نوح کو جھٹلا دیا فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا اس قوم نے ہمارے بندے کو جھٹلا دیا۔ اس طرز بیان میں بہت ہی پیار کا اظہار ہے اور حضرت نوح سے غیر معمولی اپنائیت کا اظہار ہے یہ نہیں فرمایا کہ نوح کو جھٹلایا بلکہ فرمایا فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا۔ وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ۔ اور کہا یہ تو پاگل ہے اسے جنون کے دورے پڑتے ہیں وَازْدُجِرَ اور ہمارے خداؤں کی طرف سے پھٹکارا گیا ہے۔ ہمارے خداؤں نے اس پر پھٹکار ڈالی ہے چنانچہ حضرت نوح نے اس موقعہ پر یہ عرض کیا اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اے میرے خدا میں مغلوب ہو گیا۔ پس تو میری نصرت فرما۔

اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ہم نے اس کے جواب میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جن سے مسلسل برسنے والا پانی نازل ہوا۔ وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا اور ہم نے زمین سے بھی چشمے پھوڑ دیئے فَالْتَقَى الْمَآءُ پس یہ دونوں پانی یعنی آسمان کا پانی اور زمین کا پانی اکٹھے ہو گئے عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ایک ایسی بات پر جس کا فیصلہ کیا جا چکا تھا وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ اور ہم نے اسے ایک ایسی چیز پر اٹھا لیا یعنی سیلاب میں ایک ایسی چیز کے ذریعہ اس کو بچایا جو تختوں اور میخوں سے بنائی گئی تھی۔ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی۔ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ۔ یہ جزا ہے اس شخص کی جس کا انکار کیا گیا ہے۔

اس دعا کا جماعت احمدیہ کے ساتھ خصوصیت سے اس لئے رشتہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بھی نوح کے زمانے کی باتیں کی گئیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً ایک سے زائد مرتبہ فرمایا کہ تجھ پر بھی نوح جیسا زمانہ آئے گا اور ہم ویسے ہی تیری مدد فرمائیں گے چنانچہ انہی الہامات کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح لکھی ایک زمانہ ایسا تھا کہ جب کوئی احمدی بچہ ایسا نہیں مل سکتا تھا جس نے کشتی نوح کا مطالعہ نہ کیا ہو لیکن آج میں سمجھتا ہوں کہ ہماری بہت سی نسلیں ایسی ہیں بہت سے ممالک میں احمدی نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے شاید نام تو سن رکھا ہو لیکن انہیں اس اہم کتاب کے مطالعہ کی توفیق نہ ملی ہو۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ یہ کشتی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کی گئی ہے یہ تختوں اور میخوں سے نہیں بنائی گئی ہے بلکہ ایک تعلیم سے بنائی گئی ہے۔

پس آج کے زمانہ میں جو ہلاکتوں کا زمانہ ہے اور طرح طرح کے عذاب امڈ آنے پر تیار بیٹھے ہیں اس موقعہ پر

جماعت احمدیہ کیلئے ضروری ہے

کہ وہ اس کشتی نوح کے مضمون سے خوب اچھی طرح واقف ہو اور معلوم کرے کہ کس کشتی کے سہارے اس نے بچنا ہے ورنہ جو بھی اس کشتی میں سوار نہیں ہوگا اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔

دو قسم کی ہلاکتیں انسان کو درپیش ہیں ایک روحانی ہلاکت اور ایک مادی ہلاکت اور جیسا کہ ظاہر ہو رہا ہے اس زمانہ میں یہ مضمون لفظاً لفظاً ظاہری طور پر

نہیں دہرایا جائیگا۔ لیکن معنوی طور پر دہرایا جائے گا۔ پس آسمان سے بارش کا برسنا اور زمین کا پانی اگلنا یہ دو معنی اس طرح آج کے زمانے پر اطلاق پاتے ہیں کہ روحانی ہلاکت ہے جو آسمان سے انسان کو کاٹ رہی ہے اور دنیوی ہلاکت ہے جو طرح طرح کے عذابوں کے ذریعے جو دنیا کی بدکاریوں کے نتیجے میں نازل ہو رہے ہیں انسان کے جسمانی خاتمہ کا بھی سامان پیدا کیا جا رہا ہے۔ پس دونوں طرح کی ہلاکتیں دنیا کو درپیش ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جو تعلیم کشتی نوح میں دی ہے اگرچہ اس پر سو فیصد عمل کرنا بہت مشکل کام ہے اور شاذ ہی کوئی ایسا شخص ہو جو یہ کہہ سکے کہ میں نے اس ساری تعلیم کو اچھی طرح سمجھ لیا اور میں کامل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں اس پر عمل پیرا ہوں لیکن اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ہی درحقیقت نجات کا موجب ہے بعض احمدی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم جب کشتی نوح کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو اس کشتی میں نہیں پاتے ہم کیا کریں ہمیں تو اس کتاب کے مطالعہ سے خوف آتا ہے کیونکہ بعض ایسی ایسی باریک باتیں اس میں بیان فرمائی گئی ہیں کہ اگر تم ایسا کرو گے تب بھی میری جماعت میں سے نہیں۔ اگر تم ویسا کرو گے تب بھی میری جماعت میں سے نہیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں امن کے پیغام کے بجائے ہمارے دل سے ایک خوف کی آواز اٹھتی ہے اور ہمیں ڈراتی ہے کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو اس کشتی میں سوار ہیں۔

یہ واقعہ ہے کہ ایسے خیالات صرف ایک دو کے دل میں پیدا نہیں ہوتے بلکہ ہر وہ شخص جو ضمیر کی آواز پر کان دھرتا ہے اس کے دل میں ایسے ہی خیالات پیدا ہوں گے میں اپنے تجربے سے بھی اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ کتاب پڑھتے ہوئے بعض دفعہ انسان کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ ابھی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا اہل نہیں ہوا لیکن دوسری طرف ایک اور پہلو بھی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنا خدا کی رضا کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اور دعا ہی سے سہارا ملتا ہے اور جو شخص دُعا کے ذریعہ کشتی نوح میں داخل ہونے کی التجا کرتا ہے اس کا ہر قدم اس امن کی کشتی کی طرف اٹھتا رہے گا اور اس دوران جس قدم پر بھی اس کو موت آئے وہ امن کی حالت میں مریگا۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے ہمارے سامنے خوب اچھی طرح کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ ایک تمثیل میں آپؐ نے یہ بیان فرمایا کہ ایک شخص جس نے بہت گناہ کیئے تھے اتنے گناہ کیئے تھے کہ کوئی دنیا کا ایسا گناہ تصور میں نہیں آسکتا تھا جو اس سے سرزد نہ ہوا ہو وہ مختلف بزرگوں اور مختلف علماء کے دربار میں حاضر ہوتا رہا اور اُن کے سامنے اپنی حالت زار بیان کر کے یہ کہتا رہا کہ اب میرا دل چاہتا ہے کہ میں توبہ کر لوں کیا میرے لئے بھی کوئی توبہ کا دروازہ کھُلا ہے۔ ہر عالم ہر ظاہری بزرگ نے اس کو یہی جواب دیا کہ تمہارے لئے توبہ کا کوئی دروازہ نہیں کھُلا۔ تم نے اپنے اوپر توبہ کا ہر دروازہ بند کر لیا ہے۔ اس لئے تمہاری بخشش کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ لیکن بالآخر اس کو کسی ایک بزرگ نے یہ مشورہ دیا کہ تم اگر فلاں شہر کی طرف چلے جاؤ وہ نیک لوگوں کا شہر ہے۔ صالحین کا شہر ہے۔ اس شہر میں جا بسو اور بد شہروں کو چھوڑ دو تو ممکن ہے تمہاری نجات کا کوئی سامان ہو۔ اس نیت کے ساتھ وہ اُس شہر کی طرف چل پڑا لیکن راستے میں بیماری نے آلیا۔ اور ایسی حالت ہو گئی کہ اُس کے لئے چلنا ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ اس حالت میں وہ لیٹے ہوئے کہنیوں کے بل گھسٹتا ہوا اس شہر کی طرف آگے بڑھنے لگا اور ایسی حالت میں اس کو موت آگئی ایسے وقت میں خدا تعالیٰ کے فرشتے خدا کے حضور حاضر ہوئے اور اس شخص کا ذکر کرتے ہوئے پوچھا کہ ہم اُسے کن لوگوں میں شمار کریں اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ بندہ توبہ کی نیت کر چکا تھا اور توبہ کا ایسا سنبھال تھا کہ جب اُس کے بدن نے بھی جواب دے دیا اور کوئی طاقت باقی نہ رہی تب بھی آخر دم تک گھسٹتے ہوئے نیکوں کے شہر کی طرف حرکت کرتا رہا پس اس کے ساتھ یہ معاملہ کرو کہ فاصلہ ناپو اگر نیکوں کی شہر کی طرف کا فاصلہ کم نکلے تو اُسے بخشے ہوئے لوگوں میں شمار کرو اور اگر بد لوگوں کے شہروں کا فاصلہ کم نکلے تو یہ سمجھو کہ اس کی بخشش کا سامان نہیں ہوا تمثیل میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ فرشتے جب فاصلے ناپنے لگے تو اللہ تعالیٰ بد شہروں کی طرف کا فاصلہ لمبا کرتا چلا گیا۔ اور نیک شہر کی طرف زمین کو سکیڑتا رہا یہاں تک کہ آخری نتیجہ یہ نکلا کہ فرشتوں نے دیکھا کہ وہ شہر اس کے نزدیک تر ہے جس شہر میں یہ توبہ کی نیت سے جا رہا تھا

پس ہمارے خدا کا اپنے بندوں سے ایسا معاملہ ہے۔ وہ غفور الرحیم ہے۔ اس سے مایوسی کفر اور گناہ ہے۔ پس

کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہمارا قدم ہجرت میں نیکوں کی طرف ہو

دراصل اس تمثیل کا تعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی اس مشہور حدیث سے ہے کہ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ ہر شخص کا عمل اس کی نیتوں کے مطابق پھل پائیگا اگر اُس کی ہجرت خدا کی طرف ہوگی تو ایسا شخص خدا سے اجر پانے والا ہوگا اگر اُس کی ہجرت کسی عورت کی طرف یا مال کی طرف یا کسی دنیاوی غرض کی طرف ہوگی خواہ کہنے میں وہ کچھ کہتا رہے اس کو وہی اجر ملے گا جو اس کی نیت ہے پس نیتوں کا بہت گہرا تعلق بھی توبہ اور آخری نجات سے ہے۔

اس پہلو سے جب آپ یہ دعائیں کریں جو حضرت نوح کی دُعائیں تھیں تو نوح کی کشتی میں بیٹھنے کا تصور بھی تو ساتھ پیدا ہونا چاہیئے ورنہ یہ دُعائیں غیر مقبول ہوں گی۔ اور بے معنی ہو جائیں گی۔ آپ دُعا تو کریں گے کہ اے خدا! نوح نے جس طرح تجھے پکارا تھا ہم تجھے پکارتے ہیں ہم بھی مغلوب ہو گئے ہیں۔ ہم بھی بے بس ہو چکے ہیں۔ ہماری قوم بھی اپنے ظلموں سے ہم پر غلبہ پا چکی ہیں۔ ہماری نصرت فرما اور اُس کے باوجود ہمارا قدم اس دور کے نوح کی بستی کی طرف اٹھنے والا نہ ہو یعنی نیک لوگوں کی طرف ہجرت کا قدم نہ ہو بلکہ بد شہروں کی طرف ہجرت کا قدم ہو تو یہ دُعائیں بالکل بیکار جائیں گی۔ ان کے اندر کوئی اثر اور کوئی قوت نہیں ہوگی۔

پس دُعاؤں کے مضمون کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان جیسا بننے کی کوشش کریں جن کی وہ دُعائیں ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بڑی گریہ زاری کے ساتھ پیغام پہنچانے میں حد کر دی تھی کوئی ایک معمولی سا پہلو بھی باقی نہ چھوڑا جس کے ذریعے آپ قوم تک نجات کا پیغام پہنچا سکتے تھے اور آپ نے نہ پہنچایا ہو اُس کا ذکر بعد میں ایک دُعا میں آئے گا۔

سردست میں آپ کو اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ کشتی نوح کا مطالعہ کیا کریں اور آج کا نوح وہی نوح ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی غلامی میں اس زمانے کو عطا ہوا ہے آج کے نوح کی کشتی وہ کشتی ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تعلیمات میں ملتا ہے پس اس کشتی میں بیٹھنے کی کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی غفلتوں کی بخشش مانگتے رہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہمارا قدم اس طرف بڑھتا رہا تو خواہ ہم اُس تک پہنچ سکے یا نہ پہنچ سکیں خدا کی مغفرت ہمیں اپنی جھولی میں اُٹھا لیگی اور خود اس کشتی تک پہنچا دے گی۔

قرآن کریم میں ایک اور دُعا کا ذکر ہے۔ جس کا تعلق مومنوں کے باہمی تعلقات سے ہے۔ انصار کی تعریف بیان فرمائی گئی کہ وہ کیسے اچھے لوگ تھے کس طرح انہوں نے اپنے گھر مہاجرین کے لئے کھول دیئے اور اس کے بعد مومنوں کی ایک دُعا یہ سکھائی گئی وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ کہ وہ لوگ جو مہاجرین اور انصار کے بعد آئے وہ اُن کے ذکر خیر سے متاثر ہونے کے بعد یہ دُعا کیا کرتے تھے وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی بخش دے الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وہ لوگ جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے۔ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ اور ہمارے دل میں کسی مومن کے لئے کبھی اور نفرت نہ پیدا ہونے دے رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اے ہمارے رب تُو تو بہت ہی مہربان اور بہت ہی رحم سے پیش آنے والا ہے اس دُعا کا پس منظر یہ ہے کہ انصار اور مہاجرین جو خدا کی نظر میں بہت بڑے بڑے مرتبے پا گئے آخری دور میں کچھ ایسے اختلافات میں ملوث ہوئے جن کے نتیجہ میں مؤرخ کے لئے یہ سمجھنا بہت مشکل ہو گیا کہ کس نے کیا غلطی کی تھی اور کون کس مرتبہ پر تھا۔ ان عبث بحثوں میں مبتلا ہو کر مسلمان دو حصوں میں بٹ گئے۔ ایک وہ جو شیعانِ علی کہلاتے ہیں ایک وہ اور جو اہل سنّت اور چودہ سو سال ہونے کو آئے آج تک یہ ان بحثوں سے باز نہیں آرہے کہ کون کس سے بہتر تھا کس نے کیا گناہ کیا کس سے کیا غفلتیں سرزد ہوئیں۔ مجھ سے ایک مرتبہ ایک شیعہ دوست نے سوال کیا کہ بتایئے حضرت علیؓ درست تھے یا حضرت عائشہؓ درست تھیں۔ میں نے کہا جس نے بتانا ہے وہ تو اُس کے دربار میں حاضر ہو چکے۔ میں کون ہوں بتانے والا اور آپ کون ہیں پوچھنے والے جس خدا نے فیصلے فرمانے ہیں اُس کے دربار میں خدا کے یہ نیک بندے حاضر ہو چکے ہیں۔ اپنا سب کچھ اس کو پیش کر بیٹھے ہیں۔ اس لئے ان لغو بحثوں میں مبتلا نہ ہوں۔

اس آیت کریمہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام باقر کے

سامنے جو ایک بہت بزرگ شیعہ امام تھے۔ اولین ائمہ میں سے تھے۔ کسی شیعہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعض خلفاء اور صحابہ کے متعلق زبان درازی کی۔ غیرت سے آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بہت ہی جلال کے ساتھ اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ کہ وہ لوگ جو ان بزرگوں کے بعد آنے والے ہیں۔ وہ تو صرف یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں بھی بخش دے اور ان کو بھی بخش دے۔ اگر ان سے کچھ غلطیاں سرزد ہوئی ہیں تو ہماری التجا یہ ہے کہ ان کو معاف فرما دے اور ہم تو ہیں ہی گنہگار بندے ہمیں بھی ضرور معاف فرما۔ یہ وہ بھائی ہیں جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے تھے۔ اور ان کے پہلے ایمان لانے کے نتیجہ میں ہم نے یہ فیض پایا ہے ان سے ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ان کے متعلق کسی قسم کا اور کوئی کلمہ کہیں سوائے اس کے کہ تجھ سے اللہ کے لئے بخشش کے طالب ہوں۔ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ اور ہمارے دل ایسے بنا دے کہ ان میں کسی ایمان لانے والے کے لئے بھی کسی قسم کی کوئی کجی نہ رہے کوئی بیہودہ خیالات پیدا نہ ہوں۔ رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ اے خدا تو تو بہت ہی مہربان ہے ہمیں بھی مہربان بنا دے تو تو بار بار رحم کرنے والا ہے ہمیں بھی بار بار رحم کرنے والا بنا دے پس۔

مسلمان سوسائٹی کیلئے یہ دُعا بہت ہی قیمتی دُعا ہے

ایسی جماعتیں جہاں بعض دفعہ اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ نفرتوں میں بدل جاتے ہیں اور وہ جماعتیں پھٹ جاتی ہیں، خصوصیت کے ساتھ ان کے لئے یہ دُعا بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اور شیعوں اور سنیوں سے گفتگو کے دوران بھی آپ کے پیش نظر یہ دُعا رہنی چاہیئے اور یہی مسلک ہے جو سب سے اچھا مسلک ہے اس میں عاجزی اور انکسار پایا جاتا ہے اور معاملات کو خیر الفاتحین خدا کے سپرد کر دیا جاتا ہے یہ دُعا سورۃ الحشر آیت ۱۱ میں ہے۔

ایک دُعا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور ان لوگوں کی دُعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور آپ کے اسوہ سے فیض پانے والے تھے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ وہ لوگ مشرک نہیں تھے اور ہر قسم کے شرک سے بیزار تھے اور خالصۃً للہ وقف ہو چکے تھے۔ وہ خدا کے حضور یہ عرض کیا کرتے تھے رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ اے خدا ہمارا تمام تر توکل تجھ پر ہے وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا اور ہم تیری ہی طرف جھکنے والے ہیں وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ اور تیری ہی طرف ہر راستہ جاتا ہے۔ تیری طرف جانے کے سوا ہم اور کوئی راہ نہیں پاتے۔ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ایک بہت ہی خوبصورت بیان ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اور کسی طرف جا نہیں سکتے لازماً بالآخر وہاں پہنچنا ہے جیسے کہا جاتا ہے ALL ROADS LEAD TO ROME یہ تو ایک فرضی محاورہ ہے کہاں ساری سڑکیں روم کی طرف جاتی ہیں مگر امر واقعہ یہ ہے کہ خدا کی طرف ساری سڑکیں جاتی ہیں۔ مومن کی بھی اور کافر کی بھی بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو وہ یہ عرض کرتے ہیں۔ عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اس دُعا میں ایک بہت ہی گہرا پیغام ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی طرف تو تم نے ہر حال لوٹ کر آنا ہے خواہ کافر بنو یا مومن بنو نیک ہو یا بد ہو آخر وہاں جائے بغیر چارہ نہیں ہے۔ لیکن وہ لوگ جو از خود پہلے خُدا کی طرف حرکت کرتے ہیں وہی ہیں جو مقبول ہوتے ہیں وہی ہیں جو اس کو پا لیتے ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے غلاموں نے یہ دُعا کی کہ اے خدا ہمارا تجھ پر توکل ہے اور ہم تیری ہی طرف آ رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بالآخر تیری ہی طرف جانا ہے۔ اس لئے جو لوگ طوعی طور پر خدا کی طرف سفر اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور طاقت بخشتا ہے کہ وہ بالآخر اس کو پا لیں پھر یہ دُعا ہے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ اے ہمارے رب ہمیں اُن لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا جنہوں نے انکار کر دیا۔ فتنہ سے دو باتیں مراد ہیں۔ ایک یہ کہ ہم کسی کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں ہم ایمان لے آئے ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں ہم تیری طرف آتے ہیں لیکن راہ میں ایسی ٹھوکریں نہ کھائیں کہ کوئی اور دیکھنے والا بھی ٹھوکر کھا جائے اور ہماری وجہ سے کسی ابتلا میں پڑ کر وہ راہ راست کو کھو دے۔

یہ ایک بہت ہی اہم دُعا ہے ہر انسان کو اپنے اعمال کی اس طرح نگرانی بھی کرنی چاہیئے اور دُعا بھی کرنی چاہیئے کہ میری وجہ سے کوئی انسان ٹھوکر میں مبتلا نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ اس مضمون کو یوں بیان فرمایا کہ ایک ایسا شخص جو کسی کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے بہتر تھا کہ اس کی ماں نے اُسے جنم نہ دیا ہوتا کیونکہ وہ شخص بھی پکڑا جاتا ہے۔ اس لئے دُعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔

امریکہ کے اس سفر کے دوران بارہا مجھ سے بعض دوستوں نے یہ ذکر کیا کہ پاکستان سے آنے والے اس طرح کرتے ہیں اور اس طرح کرتے ہیں اور ہمارے لئے وہ ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں ان کو تو میں یہ سمجھاتا ہوں کہ اسلام کسی ایک ملک کا اسلام نہیں ہے۔ اسلام تو تمام دنیا کا اسلام ہے۔ آپ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اس لئے نہیں مانا کہ آپ کا تعلق ہندوستان سے تھا آپ نے تو اس لئے ان کو مانا ہے کہ آپ کا تعلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے تھا۔ ایک ایسے رسول سے تعلق تھا جس کے متعلق قرآن شریف نے بیان فرمایا کہ۔ لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ایسا نور ہے جو نہ مشرق کا ہے نہ مغرب کا۔ یہ دونوں میں سانجھا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ رحمۃ للعالمین ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔ تو میں ان کو سمجھانے کی کوشش کرتا رہا کہ آپ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو پانے کے دعویدار ہیں

پھر یہ جغرافیائی تفریقیں کیسی ؟

پھر یہ خیال کیسا کہ فلاں شخص کو ہم سے بہتر ہونا چاہیئے تھا۔ کیوں کسی کو ہم سے بہتر ہونا چاہیئے وہی بہتر ہے جو خدا کے نزدیک بہتر ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ رنگ ونسل کی تمیز ہمیشہ کے لئے مٹا دی گئی ہے۔ تم میں سے وہی معزز ہے جو خدا کے نزدیک معزز ہے۔ اس لئے میں ان کو یہی کہتا رہا کہ آپ ان لوگوں پر رحم کریں جو پاکستان سے آتے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ وہ احمدیت کے سفیر بن کر آئے ہیں لیکن وہ احمدیت کی بجائے بعض اور بدیوں کے سفیر بن جاتے ہیں۔ آپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سفیر بن کر ان کو بچانے کی کوشش کریں نہ کہ ان کی وجہ سے خود ٹھوکر کھا جائیں۔ پس جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ٹھوکر کھاتے ہیں ان کا یہ عذر قبول نہیں ہوگا اور قرآن کریم یہ بات کھول کر بیان فرما چکا ہے کہ جب قیامت کے دن بعض لوگ جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے تو وہ یہ عذر پیش کریں گے کہ اے خدا ان بڑے لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا ان کی وجہ سے ہم نے ٹھوکر کھائی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم دونوں کے لئے جہنم ہے۔ ٹھوکر میں مبتلا کرنے والوں کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جنہوں نے بعض لوگوں کے بد نمونے سے اثر قبول کر کے خود اپنی گمراہی کے سامان کئے۔

پس قرآن کریم کی تعلیم دو طرفہ ہے اور مکمل ہے اور متوازن ہے لیکن یہ بیان کرنے کے باوجود ان احمدیوں کی ذمہ داری کو میں کم نہیں سمجھتا جنہوں نے لمبے عرصہ تک پاکستان یا ہندوستان میں تربیت پائی، بہت سے اُن میں سے ایسے ہیں جو صحابہ کی اولاد ہیں۔ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جنہوں نے صحابہ کو خود دیکھا ہوا ہے اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے صحابہ کو دیکھے ہوئے لوگوں سے تربیت پائی ہے۔ وہ جب باقی دنیا میں جاتے ہیں تو طبعاً انسانی فطرت ہے خواہ یہ دلیل مضبوط ہو یا نہ ہو کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ احمدیت کے سفیر آ رہے ہیں اور ان کے نمونے پر چل کر ہمیں نجات ملے گی۔ جب وہ غلط نمونے دیکھتے ہیں تو لازماً ان کو صدمہ پہنچتا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے انعام یافتہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو تقویت دی گئی ہے۔ وہ ٹھوکر نہیں کھاتے لیکن کمزور پھر بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں اس لئے یہ دُعا بہت ہی ضروری ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے صحابہ نے کی کہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ اے خدا ہمیں ان لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا جنہوں نے کفر کیا یہاں لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہہ کر اس بات کو کھول دیا کہ وہ لوگ بری الذمہ نہیں ہیں جو ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ انکار ان کی فطرت میں ہے تبھی وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ پہلے کفر کی حالت اُن کے اندر موجود ہے اگر وہ نہ ہوتی تو وہ ٹھوکر نہ کھاتے لیکن اُس کے باوجود ہم اس بات میں ملوث نہیں ہونا چاہتے۔ ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہماری وجہ سے کوئی ظالم ٹھوکر کھا جائے

دوسرا مضمون فتنہ کا یہ ہے

کہ دشمن کو ہمیں عذاب میں مبتلا کرنے کا موقعہ عطا نہ فرما۔ قرآن کریم ان معنوں میں بھی لفظ فتنہ استعمال فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا۔ وہ لوگ جنہوں نے مومنوں کو فتنے میں ڈالا اور پھر توبہ نہ کی یہ کیسی فتنہ دو طرفہ ہے۔ مومن کی طرف سے فتنہ یہ ہے کہ کوئی متنفر ہو کر ٹھوکر کھا جائے اور خدا کی راہ سے ہٹ جائے۔ کافر کا فتنہ یہ ہے کہ زبردستی عذاب میں مبتلا کر کے کسی کو خدا کی راہ سے ہٹائے۔ نتیجہ فتنے کا ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہیں۔

سے مختلف شکلوں میں فتنہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو مومن ظلم اور تعدی کرنے سے فتنے کا موجب نہیں بنتا بلکہ اپنی نا اہلی کی وجہ سے یا غلطیوں کی وجہ سے فتنے کا موجب بن جاتا ہے نتیجہ یہی ہے کہ کوئی دیکھنے والا خدا کی راہ سے دور ہو جاتا ہے کا فر اس قسم کے فتنے میں مومن کو مبتلا کرتا ہے کہ جسمانی عذاب دے کر اس کو خدا کی راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔

پس آج کے دور میں یہ دعا دنیا کے ہر حصے میں برابر اطلاق پا رہی ہے کچھ ایسی جگہیں ہیں جہاں غیروں کو احمدیوں کی طرف سے فتنہ درپیش ہے ان کی بد اعمالیوں یا کمزوریوں کی وجہ سے غیر فتنے میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ بعض ایسے ملک ہیں جہاں احمدیوں کو غیروں کی طرف سے اذیت اور عذاب کا فتنہ درپیش ہے۔ پس دونوں لحاظ سے یہ دعا ایک عالمگیر دعا ہے اور ہر جگہ اپنے اپنے مضمون کے مطابق اثر دکھائے گی پس میں چاہتا ہوں کہ احمدی خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے رہیں۔ پھر یہ عرض کی گئی۔ واغفر لنا ربنا۔ اے خدا ہمیں بخشش دے انک انت العزیز الحکیم۔ یقیناً تو بہت ہی عزت والی طاقت رکھتا ہے۔ لفظ عزیز سمجھنے کے لائق لفظ ہے اس میں طاقت بھی ہے۔ اور عزت بھی ہے جبر نہیں ہے۔ بلکہ ایسی طاقت ہے جس کے نتیجے میں طاقتور معزز ہوتا ہے اور طاقت کا بے محل استعمال نہیں کرتا اور لازماً غالب آتا ہے پس عزیز کا ترجمہ محض غالب یا طاقتور کرنا درست نہیں بلکہ یہ معنی ہے کہ اے وہ طاقتور ہستی جس کی طاقت میں عزت و احترام شامل ہے اور الحکیم تو حکمتوں والا خدا ہے ہمیں بھی عزت والی طاقت عطا فرما اور ہمیں بھی حکمتیں عطا فرما۔

ایک دعا ہے جس کا ذکر توبۃ النصوح کرنے والوں کے ذکر کے بعد آتا ہے۔ یہ فرمایا گیا کہ وہ لوگ جو خدا کے حضور سچی توبہ کرتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ ایک نور عطا فرماتا ہے اور وہ نور ان کے آگے بھی چلتا ہے۔ ان کے پیچھے بھی ہوتا ہے اور ان کو ہر طرف سے گھیر لیتا ہے۔ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو سچی توبہ کرو اور کامل توبہ کرو ممکن ہے کہ خدا اس کے نتیجہ میں تمہاری بدیاں تم سے دور فرما دے ویدخلکم جنات تجری من تحتہا الانہار اور تمہیں ایسے باغات میں داخل فرمائے جن میں دائمی نہریں بہتی ہیں۔ یوم لا یخزی اللہ النبی یاد رکھو ایک ایسا دن آنے والا ہے جبکہ خدا کا نبی ذلیل نہیں کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ہر عزت بخشی جائیگی کیونکہ دنیا اس نبی کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ذلیل نہیں کیا جائے گا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر کوشش کو ناکام و نامراد بنا دیا جائیگا اور ہر عزت اس مقابل نبی کے حصے میں آئے گی فرمایا لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ اور یہی سلوک ان لوگوں سے بھی کیا جائے گا جو اس کے ساتھ ایمان لانے والے ہیں۔ نورھم یسعیٰ بین ایدیھم۔ ان کا نور ان کے سامنے ان کے آگے آگے دوڑے گا۔ وبایمانھم اور ان کے داہنے ہاتھ بھی یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا وہ یہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے کامل فرما دے اور ہمیں بخش دے انک علیٰ کل شیءٍ قدیر یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہاں نور کے سامنے بھاگنے کا اور دائیں طرف بھاگنے کا ذکر ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان کے بائیں طرف نور نہیں ہوگا اور ان کے پیچھے نور نہیں ہوگا۔ یہ ان محاوروں کا مطلب نہیں۔ سامنے بھاگنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے رستے روشن ہو جائیں گے انہیں معلوم ہوگا کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ اور دائیں طرف کے نور کا مطلب یہ ہے کہ ان کا دین روشن ہوگا اور دین کے معاملات میں غلطیوں سے بری ہو جائیں گے کیونکہ سامنے تو انسان رستہ دیکھنے کے لئے نور کا محتاج ہوا کرتا ہے۔ آپ مارچ سے کرتے جب اندھیرے میں چلتے ہیں تو مارچ کا منہ پیچھے کی طرف کر کے تو نہیں ڈالتے پس اس میں یہ گہری حکمت بیان ہوئی ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ترقی کرنے والے لوگ بن گئے اور یہ جو محاورہ ہے نورھم یسعیٰ بین

ایڈیٹوریل

ایک بہت ہی خوبصورت منظر کھینچا ہے

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کی تیز رفتاری کا جتنا تیز یہ آگے قدم بڑھائیں گے اتنا ہی نور تیزی سے آگے آگے بڑھے گا جس طرح بعض دفعہ ایک پائلٹ اس لئے زیادہ تیز آگے بڑھتا ہے کہ پیچھے آنے والا تیز رفتار ہے ویسا ہی نقشہ نور کا کھینچا گیا ہے کہ وہ ایسی تیزی کے ساتھ خدا کی جانب قدم بڑھانے والے ہیں کہ نور کو جلدی ہوگی کہ میں کہیں پیچھے نہ رہ جاؤں اور وہ ان کے رستے روشن کرتا چلا جائے گا۔ اور بایمانھم کا مطلب ہے کہ ان کا دایاں پہلو یعنی دین پوری طرح روشن ہوگا یعنی دنیا میں اگر وہ غلطیاں بھی کر جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں بعض باتوں میں دنیا کے لحاظ سے وہ لاعلم بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس سے ان کی روحانی شخصیت پر کوئی بد اثر نہیں پڑے گا اور پھر وہ یہ دعا کریں گے ربنا اتمم لنا نورنا اے خدا ہمارا نور کامل فرما دے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نور کسی ایسی حالت کا نام نہیں ہے جہاں روشنی مکمل ہو جائے۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا روشنی درجہ بدرجہ بڑھتی رہتی ہے اور درجہ بدرجہ کم بھی ہوتی رہتی ہے۔ یہ روشنی جس میں ہم اب بیٹھے ہوئے ہیں ہم سمجھ رہے ہیں کہ بہت ہی اچھی روشنی ہے دور تک ہر چیز ہمیں صاف دکھائی دے رہی ہے لیکن باہر کی دھوپ میں نکل کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ روشنی کچھ اور ہی روشنی ہے اور اسی زمانے میں اگر آپ کسی سخت گرم ملک کی دھوپ میں جا کر نکل کر دیکھیں تو اتنی تیز چمک ہوگی کہ آنکھیں نہیں کھلیں گی تو روشنی اپنی کیفیت کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ اتمم لنا نورنا کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا نور بڑھاتا چلا جا۔ دوسرے نورنا کہہ کر ایک اور اشارہ فرما دیا گیا۔ ہر شخص کے اندر اللہ تعالیٰ نے اندرونی صلاحیتیں رکھی ہوئی ہیں اور دراصل وہی ہیں جن سے وہ نور پاتا ہے۔ آنکھوں کا تعلق نور سے ہے جتنی آنکھیں زیادہ روشن ہوں اتنی ہی زیادہ وہ بیرونی نور سے استفادہ کر سکتی ہیں۔ اگر آنکھوں میں روشنائی نہ ہو تو خواہ ہزار سورج چمک رہے ہوں ایسے شخص کو کچھ دکھائی نہیں دے گا۔

پس اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھا کر بہت عظیم احسان ہم پر فرماتا ہے۔ اس طرح متوجہ کرتا ہے کہ تم میرے نور سے اگر فائدہ اٹھانا چاہتے ہو اور واقعی مجھ سے مزید نور چاہتے ہو تو اپنے باطن کا نور بڑھاؤ اور خدا سے یہ دعا کرو کہ اے خدا ہمارا نور کامل فرما دے۔ ہمارے اندر بہت سی ایسی کمزوریاں ہیں کہ ہم تیرے نور سے پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتے۔ ان کمزوریوں کو دور فرما تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ نور کے اہل بن سکیں۔ واغفر لنا کا مضمون ان معنوں میں اس مضمون سے تعلق رکھتا ہے کہ ہماری صلاحیتیں جو تو نے ہمیں بخشی ہیں ہو سکتا ہے ہم نے ان کا غلط استعمال کیا ہو اور اس وجہ سے ان کے اندر پوری طرح دیکھنے کی طاقت نہ رہی ہو۔ اس لئے ہم بخشش کے طالب ہیں۔ اگر کچھ گناہ سرزد ہوئے ہیں کچھ غلطیاں ہوئی ہیں تو درگزر فرما اور بخش دے تاکہ ہماری خوابیدہ صلاحیتیں جاگ اٹھیں۔ ہماری مری ہوئی صلاحیتوں میں نئی زندگی پیدا ہو جائے انک علیٰ کل شیءٍ قدیر تو ہر چیز پر قادر ہے۔ جب چاہے یہ فیصلہ کرے کہ کسی کی مری ہوئی صلاحیتیں زندہ ہوں تو اس بات پر قادر ہے کہ انہیں زندہ کر سکے لیکن دنیا میں ہم ہر چیز پر قادر نہیں ہیں

اب نور کی بات ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر کے پاس اگر کوئی شخص آنکھیں دکھانے کے لئے جائے اور ڈاکٹر یہ معلوم کرے کہ اس کا اندرونی نور مر چکا ہے۔ یعنی وہ رگ یا NERVE جسے آپٹیکل NERVE کہا جاتا ہے اس میں نور نہیں رہا تو ڈاکٹر ہمیشہ عاجزی سے یہ کہے گا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا، ہمارے بس کی بات نہیں اور یہ بتائے گا کہ جو رگیں مر جائیں، جو NERVES مر چکی ہوں ان کو کوئی انسان دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا تو انک علیٰ کل شیءٍ قدیر نے ایک نئی امید پیدا کر دی۔ ہمیں یہ بتایا کہ دنیا کے تجربے پر تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ اندرونی صلاحیتیں مر چکی ہوں تو دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتیں مگر اے خدا تو تو قادر ہے تو چاہے تو مرے ہوؤں کو بھی زندہ کر سکتا ہے تو پس ہم تجھ سے ہر چیز مانگتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تو ہر چیز عطا کرنے کی قدرت رکھتا ہے

ایک دعا فرعون کی بیوی کی دعا قرآن کریم نے محفوظ فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کے لئے ایک یہ بھی مثال بیان فرمائی ہے کہ وہ بعض پہلوؤں سے فرعون کی بیوی کی طرح ہوتے ہیں کسی پہلو سے ؟ اس پہلو سے کہ جب اس نے اپنے آپ کو مجبور اور مغلوب دیکھا اور

ایک فاسق و فاجر بادشاہ کے ہاتھوں بے بس

پاتے ہوئے یہ عرض کیا کہ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا اے خدا مجھے تو اپنے پاس گھر عطا کر ۔ یہاں فرعون کے گھر میں بسنے والی ایک مجبور عورت ہے ۔ اس کا اور کوئی اپنا گھر نہیں ۔ کتنی دردناک دعا ہے ۔ اس نے اپنے سارے دکھوں کا تصور کر کے کہ میں خدا کی عبادت کرنا چاہتی ہوں ۔ میں نیک بننا چاہتی ہوں ۔ مگر ایک ظالم کے گھر میں ڈالی گئی ہوں جو ایسا ظالم ہے جو بڑی عظیم الشان سلطنت پر حکومت کر رہا ہے اور ساری قوم اس سے ڈر رہی ہے ۔ اس کے گھر سے نکل کر جاؤں بھی تو کہاں جاؤں اس لئے دنیا کا کوئی گھر مجھے پناہ نہیں دے سکتا یہ مضمون ہے ۔ عرض کرتی ہیں ۔ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ اے خدا مجھے تو اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے ۔ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِہٖ ۔ مجھے فرعون سے بھی نجات بخش اور اس کی بداعمالیوں سے بھی نجات بخش وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور مجھے ظالموں کی قوم سے نجات عطا فرما ۔

پس مومنوں پر بھی ایسی کیفیت آتی ہے کہ وہ بے بس ہو جاتے ہیں ایک ایسے ملک میں بسنے ہیں جہاں کا بادشاہ ظالم ہے جہاں کی قوم ظالم ۔ وہ وہاں سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتے جو نکل کر جا سکتے ہیں وہ تو ہجرت کر جاتے ہیں مگر ایسے بھی کمزور ہیں جیسے فرعون کی بیوی تھی وہ نہ گھر سے نکل سکتی ہے نہ ملک سے نکل سکتی ہے ۔ ایسے بے بس بھی ہیں ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے دیکھیں کیسے نجات کے سامان مہیا فرما دیئے ۔ قرآن کریم میں ایک ایسی دردناک دعا کھ دی جس کے نتیجہ میں ایسے بے بس لوگ بھی فیض پا جاتے ہیں اور براہ راست خدا سے نجات کی راہیں مانگتے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ اس دنیا کے گھر کی کیا بات ہے ہمیں جنت میں اپنے حضور گھر عطا فرما ۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور دعا ہے ۔ جو بہت ہی دردناک ہے اور اس میں بہت تفصیل کے ساتھ یہ نقشے کھینچے گئے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے کیا کیا کچھ کیا بعض لوگ پیغام پہنچانے کے بعد جب دیکھتے ہیں کہ پیغام کو قبول نہیں کیا گیا یا ان سے حقارت کا سلوک کیا گیا تو بد دعا میں بے حد بے صبری کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اچھا اس نے ہماری بات نہیں مانی رد کر دی ہے اب دیکھو خدا کا عذاب آ کے پکڑے گا ۔ یہ بالکل جاہلانہ اور بچگانہ باتیں ہیں اور غیر مومنانہ باتیں ہیں خدا کے انبیاء کا طرز اس سے بالکل مختلف ہے ۔

وہ پیغام رسانی کی حد کر دیتے ہیں

اس طرح پیغام پہنچاتے ہیں کہ عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور پھر بظاہر ناکام و نامراد ہونے کے باوجود وہ خدا سے عذاب نہیں چاہتے ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود ان کو بتائے کہ کسی قوم کا کیا انجام ہونے والا ہے ۔ اب دیکھئے حضرت نوح علیہ السلام نے کس طرح دعوت الی اللہ کا حق ادا کیا تھا ۔ امریکہ میں بار بار مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے تو دعوت الی اللہ کا حق ادا کیا ۔ لوگ سنتے ہی نہیں مگر کیا آپ نے اس طرح کیا جس طرح حضرت نوح علیہ السلام بیان کر رہے ہیں

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۔ عرض کیا اے میرے رب میں نے تو اپنی قوم کو دن کو بھی پکارا اور رات کو بھی پکارا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۔ اور میری پکار نے ان کو مجھ سے دور ہٹنے کے سوا اور کچھ نہ دیا ۔ مجھ سے اور زیادہ بھاگنے لگے وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۔ کہ اے میرے خدا جب بھی میں نے ان کو بلایا تاکہ تو انہیں بخش دے ۔ اپنی خاطر نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ تیری بخشش حاصل کریں جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دیں ۔ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ ۔ اور اپنے سروں پر اور اپنے کانوں پر کپڑے لپیٹ لئے وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا اور انہوں نے ضد کی کہ ہم ہرگز نہیں مانیں گے اور بہت بڑے تکبر سے کام لیا ہے ، لیکن اس کے باوجود میں ان سے مایوس نہیں ہوا ۔ میں انہیں تیری راہوں کی طرف بلاتا رہا جس طرح مجھے خیال گزرا کہ شاید اس طرح یہ لوگ مان جائیں میں ویسے ہی طریق اختیار

کرنا چلا گیا ۔

یہ سننے کے بعد انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ اب اس کے بعد کوئی دعوت کی راہ باقی رہی ہو گی آپ کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرے ، کانوں میں انگلیاں ڈالے سر اور منہ پر کپڑے لپیٹے اور بار بار ضد اور تکبر سے کہے کہ جاؤ جو کرنا ہے کر لو میں ہرگز تمہاری بات نہیں سنوں گا ۔ تو آپ کہیں گے ہر راہ ختم ہو گئی ہے مگر حضرت نوح اس ذکر کو جاری رکھتے ہیں کہتے ہیں ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا پھر مجھے خیال آیا کہ بعض دفعہ کھلے کھلے اعلانوں سے بعض لوگ سن لیتے ہیں مخفی باتوں سے نہیں سنتے تو میں نے بازاروں میں نکل کر بلند آواز سے لوگوں کو بلانا شروع کیا ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ ۔ پس میں نے خوب کھول کھول کر اور اعلان کر کر کے ان کو بلایا وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا اور میں نے مخفی طور پر اشاروں کنایوں سے بھی ان کو پکارا کہ آؤ خدا کی طرف آ جاؤ ۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا اور میں ان کو بتاتا چلا گیا کہ تمہارا رب بہت ہی مہربان ہے بہت ہی بخشش کرنے والا ہے اس سے بخشش مانگو تاکہ تم بخشے جاؤ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وہ تم پر نعمتوں کی بارشیں برسائیگا ۔ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور وہ تمہارے لئے تمہارے اموال میں برکت دے گا ۔ اور تمہاری اولادوں میں برکت دے گا ۔ اور تمہیں وہ ہمیشگی کے باغات عطا فرمائے گا وَیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۔ اور تمہارے لئے نہریں جاری فرمائے گا ۔ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا کی طرف حکمت کی باتیں منسوب نہیں کر رہے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اور میں نے ان کو ان کا ماضی یاد دلایا اور ان کو بتایا کہ دیکھو خدا نے تمہیں اس مقام تک پہنچانے سے پہلے کن کن ادوار سے گزارا کیسے کیسے طبقات سے گزرتے ہوئے تم ترقی کرتے آخر انسان کے مقام تک پہنچے ہو ۔ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۔ پھر انسانی زندگی سے پہلے کی طرف نگاہ ڈالو ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے زمین و آسمان کو کس طرح طبقہ بہ طبقہ دور بہ دور پیدا فرمایا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۔ اور اس نے آسمانوں میں چاند کے لئے نور رکھ دیا جو ٹھنڈی چاندنی تمہارے لئے لے کر آتا ہے وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور تمہارے لئے چمکتا ہوا سورج بنایا وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور اللہ تعالیٰ نے نباتات کی طرح تمہیں زمین سے اگایا ہے ۔ اور تمہاری رفتہ رفتہ پرورش فرمائی ہے ۔ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَیُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۔ لیکن یاد رکھو کہ بالآخر تم اسی مٹی میں ملا دیئے جاؤ گے اور اسی مٹی سے ایک دن نکالے جاؤ گے ۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا اور تمہارا خدا وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونے کی طرح بچھا دیا ہے لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۔ تاکہ تم اس زمین پر کھلے کھلے رستوں پر قدم آگے بڑھاؤ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۔ اے میرے خدا یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ یہ پھر بھی میرا انکار کرتے چلے جا رہے ہیں ۔ وَاتَّبَعُوْا اور ان کی پیروی کرتے ہیں مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ ایسے ظالموں کی پیروی انہوں نے کی ہے جن کو ان کے مال نے اور ان کی اولاد نے گھاٹے کے سوا کچھ نہیں دیا ۔ یعنی ایسے دنیادار لیے امیروں کی پیروی کرتے ہیں

ایسی دنیادار قوموں کے پیچھے لگ گئے ہیں ۔

جن کے متعلق یہ دیکھ رہے ہیں کہ آخر ان کا قدم گھاٹے کی طرف اور نقصان کی طرف ہے وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا اور میری نیکیوں کے جواب میں یہ اپنے مکر میں آگے بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ بہت بڑے مکر میرے خلاف استعمال کئے وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا اور ان کے لیڈروں نے ان میں بار بار اعلان کئے کہ ہرگز تم نے اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑنا ۔ نہ تم ود کو چھوڑو گے نہ سواع کو چھوڑو گے نہ یغوث کو چھوڑو گے نہ نسر کو چھوڑو گے ۔ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا اور انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۔ اور تو نہیں بڑھاتا ان لوگوں کو جو گمراہ ہو گئے ہیں مگر گمراہی میں ہی ۔ یعنی تیری تقدیر اس طرح کارفرما ہوتی ہے کہ جو لوگ گمراہی میں بڑھنے پر ضد کرتے ہیں تو ان کو پھر موقعہ دیتا ہے کہ وہ گمراہی میں آگے بڑھتے

چلے جائیں۔ مِمَّا خَطِيْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس اُن کی خطیات کی وجہ سے اپنے شمار گناہوں کی وجہ سے وہ آگ میں داخل کئے گئے فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا اور خدا کے سوا ان کو کوئی مددگار پھر نظر نہ آیا یعنی کوئی مددگار اُن کے کام آ نہیں سکتا تھا۔ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ تب نوح نے کہا کہ اے خدا! کافروں میں سے اس زمین پر کوئی باقی نہ چھوڑ۔

یہ جو دُعا ہے یہ سب کچھ کرنے کے بعد کی دُعا ہے۔ اس سے پہلے کی نہیں ہے اور اس کی وجہ بیان کی گئی ہے۔ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۔ کہ اب اس قوم کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ اگر ان کو زمین پر تُو باقی چھوڑے گا تو یہ سوائے گمراہی پھیلانے کے، سوائے بدیاں پھیلانے کے اور کوئی کام نہیں کریں گے، اور ایسے بچے جنیں گے جو گمراہی میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ۔ اے میرے رب میری بھی بخشش فرما میرے والدین سے بھی بخشش کا سلوک فرما وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا۔ اور ہر اس شخص کو بھی بخشش دے جو میرے گھر میں ایمان لاتے ہوئے داخل ہو۔ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ سب مومنوں کو بخش اور سب مومنات کو بخش وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا۔ اور دشمنوں کو سوائے ہلاکت کے اور کچھ نصیب نہ ہو۔

یہ وہ دُعا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے پھر وہ مشہور بارش برسائی اور زمین نے اپنے چشمے اگلے یہاں تک کہ طوفانِ نوح آیا۔ وہ عظیم سیلاب جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا مگر میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ قرآن سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ یہ سیلاب ساری دنیا میں نہیں آیا بلکہ صرف نوح کی قوم پر آیا ہے جو کہ ایک محدود علاقہ میں بستی تھی اور صرف وہی لوگ ہلاک کئے گئے جن کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے۔ جن کو حضرت نوح علیہ السلام نے کامل طور پر پیغام پہنچا دیا تھا۔ اور اس پیغام کو ہر طرح سے ہر پہلو سے سننے اور سمجھنے کے باوجود انہوں نے حضرت نوح کا انکار کیا۔

یہاں ایک خاص مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے

لوگ یہ کہتے ہیں کہ قانونِ قدرت بارش برساتا ہے اور قانونِ قدرت ہی ہے جس کے نتیجہ میں بعض دفعہ زمین سے چشمے ابلنے لگتے ہیں تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ عذابِ الٰہی ہے اور کیا خدا تعالیٰ اپنے قانون کو تبدیل کر کے خصوصیت کے ساتھ نئے قانون جاری فرماتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اس تبلیغ میں اس مسئلہ کا حل ملتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ کہا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا کہ تم پر خدا کثرت سے بارشیں نازل فرمائے گا۔ یعنی بارشوں کا نازل ہونا معلوم ہوتا ہے مقدر تھا اور غیر معمولی طور پر بارشوں کا اس علاقہ میں برسنا پہلے سے ہی مقدر ہو چکا تھا اور اس کی تیاریاں ہو چکی تھیں لیکن ساتھ ہی بتایا کہ یہ بارشیں ہلاکت کی نہیں ہوں گی۔ قانونِ قدرت تو ہے مگر اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے قانونِ قدرت کو استعمال فرماتا ہے۔ وہ بارشیں نازل فرمائے گا کس لئے؟ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ۔ وہ بارشیں تمہارے لئے کثرتِ اموال کا موجب بنیں گی اور کثرتِ اولاد کا موجب بنیں گی اور تمہارے لئے ہمیشہ کی جاری رہنے والی نہریں پیچھے چھوڑ جائیں گی۔ پس قانونِ قدرت کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے یہ سوال ہے۔ بارشوں نے تو آنا تھا وہ تو پہلے سے ہی بخارات کی صورت میں اٹھ کر کہیں اکٹھی ہو چکی تھیں لیکن کس طرح برسیں گی، اکٹھی برسیں گی یا ٹھہر ٹھہر کر برسیں گی۔ فائدہ پیچھے چھوڑ کر جائیں گی یا نقصان پیچھے چھوڑ کر جائیں گی یہ فیصلے انسان کے اعمال نے کرنے تھے پس ایسا ہی ہوا دیکھیں بارشیں آئیں لیکن اور رنگ میں آئیں بجائے فائدہ پہنچانے کے ہمیشہ کے لئے اس قوم کا نشان مٹا گئیں۔

یہ دعا سورہ نوح آیات ۶ تا ۲۹ سے لی گئی ہے یعنی ان آیات میں وہ سارا مضمون بھی بیان ہے اور دُعا بھی اس میں شامل ہے۔

اب میں آخری دو دُعاؤں کا ذکر کرتا ہوں جو معوّذتین کے نام سے مشہور ہیں اور جن میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ کہکر ہمیں بعض دعائیں سکھائی گئی ہیں فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہٖ وسلم تو یہ کہہ اور کہتا چلا جا اور جو سنے وہ بھی آگے یہ پیغام دیتا چلا جائے کہ تم اپنے رب سے یہ کہا کرو۔ اعوذ برب الفلق کہ ہم اس رب کی پناہ میں آتے ہیں جو تخلیق کا رب ہے۔ جو راتوں کو صبح میں تبدیل کرتا ہے اور صبحوں کو راتوں میں بدلتا ہے جس کی طاقت سے یا جس کی تقدیر سے نئی نئی چیزیں پھوٹتی ہیں۔ گٹھلیاں پھٹتی ہیں اور ان سے کونپلیں نکلتی ہیں جو درخت بن جاتی ہیں بیج پھوٹتے ہیں اور طرح طرح کی سبزیاں اور پودے پیدا کرتے ہیں اس سارے نظام کو فلق کا نظام کہا جاتا ہے ایک عورت حاملہ ہوتی ہے اور ایک بچے کو پیدا کرتی ہے پس کائنات میں جہاں بھی ایک چیز اپنی کیفیت بدل کر ایک دوسرے روپ میں تبدیل ہوتی ہے اس نظام کو نظامِ فلق کہا جاتا ہے تو دُعا یہ سکھائی گئی کہ اعوذ برب الفلق تو کہہ خود بھی کہہ اور لوگوں سے بھی کہہ اور لوگ آگے لوگوں سے کہتے چلے جائیں کہ وہ خدا سے یہ عرض کیا کریں کہ اے خدا ہم ربِ فلق کی پناہ چاہتے ہیں۔ یعنی تیری پناہ چاہتے ہیں جس نے یہ نظام پیدا فرمایا ہے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ہر تخلیق کے ساتھ کچھ شر وابستہ ہیں ہمیں ہر تخلیق کی خیر تو عطا فرما۔ لیکن ہر تخلیق کے شر سے بچانا اب آپ دیکھیں بعض عورتیں بیچاری حاملہ ہوتی ہیں ۹ مہینے تکلیف اٹھاتی ہیں لیکن بچہ پیدا کرتی ہیں اور اسی حالت میں وفات پا جاتی ہیں اور اپنے بچے کا منہ دیکھنا بھی ان کو نصیب نہیں ہوتا بعض ایسے بچے پیدا کرتی ہیں جو ساری عمر ان کے لئے سوہانِ روح بن جاتے ہیں، عذاب کا موجب بن جاتے ہیں ان کو سنبھالتے میں بہت دُکھ اٹھاتی ہیں ان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ از خود نہ وہ کھا سکتے ہیں نہ چل سکتے ہیں نہ سنبھل سکتے ہیں پس تخلیق کے ساتھ جہاں بہت سی خیر وابستہ ہے اور یاد رکھیں کہ خیر غالب ہے وہاں کچھ طبعی شر بھی ہیں پس یہ ایک بہت ہی اہم دُعا ہے جسے ہمیں ہر ایسی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا کے حضور مانگتے رہنا چاہئے جس میں ایک کیفیت دوسری کیفیت میں بدلتی ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔ اندھیروں کے اس شر سے ہمیں بچا جبکہ ہر طرف فتنے اور شرارتیں پھیل جاتی ہیں۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ۔ اور ان پھونکنے والوں کے شر سے بچا جو رشتوں میں پھونکتے ہیں۔ تعلقات میں پھونکتے ہیں اور بدنیتوں کے ساتھ کوشش کرتے ہیں کہ انسانی تعلقات کو خراب کر دیں اور ان میں دشمنیاں اور نفرتیں پیدا کریں۔ اس دعا کی گھریلو حالات کو سدھارنے کے لئے بھی بہت شدید ضرورت ہے

آج تک بارہا میں نے توجہ دلائی ہے

کہ اپنے گھروں میں رحمی رشتوں کا خیال کریں اور اپنے تعلقات کو سدھاریں لیکن اس کے باوجود کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جبکہ ایسی تکلیف دہ خبریں یا ساسوں کی طرف سے یا بہوؤں کی طرف سے یا ماؤں کی طرف سے یا بیٹوں کی طرف سے یا بیٹیوں کی طرف سے نہ آتی ہوں۔ جہاں ایک دوسرے سے شکوے کئے گئے ہیں۔ بعض بیویاں اپنے خاوندوں کے شکوے کرتی ہیں بعض بچے اپنے باپوں کے شکوے کرتے ہیں کہ سخت کلام ہیں۔ بدتمیز ہیں ہر وقت گھر میں ایک عذاب بنا ہوا ہے تعلقات کو توڑنے والے ہیں بجائے جوڑنے کے۔ اور اس کے نتیجہ میں شر پیدا ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں گھر جنتوں کی بجائے جہنم میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا سکھائی کہ ہر ایسے پھونکنے والے کے شر سے ہمیں بچا جس کے نتیجہ میں تعلقات خراب ہوتے ہیں۔ اور یہاں پھونکنے والوں سے مراد جادو ٹونے ٹوٹکے کرنے والے بھی ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح ان کے دم سے ان کے بدنفس سے دوسرے کے حالات بگڑ جائیں۔ افریقہ میں آج تک یہ رواج پایا جاتا ہے اور بہت سے احمدی مجھے افریقہ سے لکھتے ہیں کہ ہم کس طرح بچیں ان کا جواب ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن کریم نے دیدیا ہے یہ مراد نہیں ہے کہ ضرور ان کے بدنفوس میں اثر ہے اصل بات یہ ہے کہ ان بدنفوس کے ساتھ وہ شرارتیں بھی کرتے ہیں اور دھوکے بازیوں سے بھی کام لیتے ہیں بعض مخفی طریقوں پر زہر بھی دے دیتے ہیں بعض دشمنوں سے نقصان بھی پہنچا دیتے ہیں اور بظاہر اپنا ایک رعب بھی قائم رکھتے ہیں کہ ہمارے دم پھونکنے کے نتیجہ میں نہیں یہ نقصان پہنچا ہے پس ہر قسم کے اس فتنہ سے بچایا گیا ہے جس کے نتیجہ میں تاریکی پھیلے، روشنی کم ہو اگر نئی تخلیق ہو لیکن بدیاں لے کر آئے یا خود بد ہو جائے یا جہاں سے نکلی ہے اس کو بد

بنا دے۔ ہر اس قسم کے احتمالات کے لئے یہ کامل دُعا ہمیں سکھائی گئی اور پھر فرمایا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ ہمیں حاسد کے شر سے بچا جب وہ حسد کرے۔ یہ مضمون کچھ اُلجھا ہوا سا نظر آتا ہے کیونکہ حاسد کے شر سے بچا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ حاسد کے شر سے بچا جب وہ حسد کرے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ محض حسد کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ جب وہ حسد کے نتیجہ میں بدعمل کی ٹھانتا ہے۔ جب وہ نقصان پہنچانے کی کوئی تدبیر کرتا ہے تو وہ وقت ہے جب یہ کہا گیا اِذَا حَسَدَ۔ ورنہ لوگ خالی حسد کرتے پھرتے رہتے ہیں۔ جلتے رہتے ہیں، انکا اپنا نقصان ہوتا ہے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تو حاسد کہہ کر یہ تو بتا دیا کہ وہ ہر وقت حسد کی حالت میں ہے۔ پھر اِذَا حَسَدَ کا کیا مطلب ہے۔ وہ شخص جو ہے ہی حاسد۔ ہمیشہ ہی حسد کرنے والا ہو۔ وہ جب حسد کرے گا' کیا مطلب ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب وہ اپنے حسد کو ایک بدعمل میں تبدیل کر دے شرارت میں تبدیل کر دے، جب فتنہ پیدا کرے، جب سازش کرے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے تو جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے ایسی صورت میں تو مجھے اس کے شر سے بچا۔

پھر آخری دُعا یہ ہے۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ کہہ دے اور کہتا چلا جا کہ تم سب اپنے رب کے حضور یہ عرض کیا کرو۔ اعوذ برب الناس کہ مَیں پناہ چاہتا ہوں اس ذات کی جو تمام بنی نوع انسان کے رزق کا ذمہ دار ہے ان کی پرورش کا ذمہ دار ہے۔ ان کو ادنیٰ حالتوں سے اعلیٰ حالتوں کی طرف ترقی دیتے ہوئے لے جانے کا ذمہ دار ہے وہ ہر حال میں ان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔ مَیں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو حقیقی رب ہے۔ مَلِكِ النَّاسِ۔ وہی ہے جو تمام بنی نوع انسان کا بادشاہ بھی ہے۔ اِلٰهِ النَّاسِ اور وہی ہے جو تمام بنی نوع انسان کا معبود بھی ہے۔ یہ تین باتیں کہہ کر انسان کی تمام ضرورتوں کا خیال رکھ لیا گیا۔ کوئی بھی ایسا دائرہ نہیں جس میں انسان کوشش کرتا ہے جس پر یہ دُعا حاوی نہ ہو گئی ہو۔ اس پر مَیں بہت تفصیل سے اپنے رمضان کے درسوں میں روشنی ڈال چکا ہوں اور کئی گھنٹے اس مضمون کو بیان کرتا رہا ہوں۔ اس وقت مَیں دُہرانے کی نیت سے کھڑا نہیں ہوا۔ مَیں مختصراً آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں یا رزق ہے، اقتصادیات کا مضمون ہے جس نے انسان کو ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے یا بادشاہتیں ہیں یعنی سیاست ہے اور یا پھر عبادت ہے' مذہب کی دُنیا ہے۔

ان تین مضامین میں انسان کی تمام دلچسپیاں

بیان کر دی گئی ہیں۔ اور یہی تین ہیں جو انسانی زندگی پر ہر لحاظ سے حاوی ہیں۔ تو فرمایا کہ تم یہ دُعا کیا کرو کہ اے رب ہمیں لوگوں کا محتاج نہ بنا۔ یہ مراد ہے۔ اپنا محتاج رکھنا۔ ہم غیروں کی محتاجی سے تیری طرف بھاگتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ اصل رزق تیرے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے دُنیا کے بس میں نہ ڈالنا اپنی طرف سے رزق عطا فرمانا۔ دُنیا کے بادشاہ ظالم ہوتے ہیں۔ ہم ان کے مقابل پر بے بس ہوں گے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ تو اصلی بادشاہ ہے تیرے ہاتھ میں ان بادشاہوں کی بھی گردنیں ہیں۔ اس لئے ان کے ظلم سے ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جب کسریٰ کے نمائندے نے یہ اطلاع دی کہ تم تین دن کے اندر اندر میری طرف آؤ اور اپنی حرکتوں سے توبہ کرو ورنہ مَیں تمہیں قتل کروا دوں گا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس پیغام دینے والے سے کہا کہ مجھے تھوڑی سی مہلت دو۔ مَیں دُعا کر کے معلوم کر دوں کہ اللہ تعالیٰ کیا چاہتا ہے۔ دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو رات کو خبر دی اور اس خبر کو آپ نے یوں بیان فرمایا کہ جاؤ واپس چلے جاؤ۔ تمہارے بادشاہ کو میرے بادشاہ نے رات ہلاک کر دیا ہے۔ وہ جو میرا مالک ہے، اور میرا رب ہے اور میرا بادشاہ ہے اس نے تمہارے بادشاہ کو رات ختم کر دیا ہے۔ وہ واپس گیا اور معلوم ہوا یعنی دیر کے بعد یہ خبر وہاں پہنچی کیونکہ ایران سے چلتی ہوئی یمن کی طرف پہنچتے پہنچتے دیر لگتی تھی کہ عین اُسی رات جس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ نظارہ دکھایا گیا خود کسریٰ کے اپنے بیٹے نے اپنے باپ کو اس کے ظلموں کی وجہ سے قتل کر دیا۔

تو یہ معنے ہیں۔ ملک الناس۔ آپ اگر یقین کریں کہ وہ مَلِك ہے تو وہ یہ طاقت رکھتا ہے کہ دُنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ سے آپ کو بچائے لیکن یقین کی بھی ضرورت ہے اور اس کی ملکیت کے اندر رہنے کی بھی ضرورت ہے۔ آپ اُس کی ملکیت سے نکل کر دُنیا کی ملکیت میں زندگی بسر کریں اور جب تکلیف اُٹھائیں تو اس کی طرف دوڑیں اس وقت یہ دُعا صادق نہیں آئے گی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے سوائے خدا کے کوئی مَلِك نہیں تھا۔ اس لئے آپ کی یہ التجا سنی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے جلوے کو کس شان کے ساتھ ظاہر فرمایا۔ پس اگر خدا کی ملکیت کے جلوے دیکھنا چاہتے ہیں تو اُس کی ملکیت کے دائرے میں رہیں۔ پھر دیکھیں کہ خدا کس طرح آپ کی نصرت فرماتا ہے اور اِلٰهِ النَّاسِ۔ ہر قسم کی خواہشات سے نجات کے لئے یہ دُعا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں خود فرماتا ہے کہ کئی دفعہ انسان اپنی تمناؤں کو اپنا معبود بنا لیتا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا کہ وہ مشرک ہو رہا ہے۔ بظاہر یہی کہتا ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنا خدا بنائے پھرتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے طاقتور لوگوں کو اپنا خدا بنائے پھرتا ہے۔ اور اپنی تمناؤں کو ہر دوسری چیز پر غالب رکھتا ہے۔ ایسا شخص جب یہ دُعا کرے گا تو اُس کی دُعا میں کوئی اثر نہیں ہو گا۔ کیونکہ خدا کہے گا تم کہتے ہو کہ مجھے تم نے الٰہ بنایا اور روزمرہ کی زندگی میں تم نے سینکڑوں اور بُت بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے دُعاؤں میں اثر کیلئے نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔ اور اگر کامل نیک اعمال نہ بھی ہوں تو نیک نیتی کے ساتھ نیک اعمال کی کوشش کرنے کا دُعاؤں میں بہت بڑا دخل ہے۔ انسان عاجزی کے ساتھ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ اے خدا مَیں گنہگار ہوں مجھ سے بہت سی بدیاں سرزد ہوتی ہیں۔ مَیں بار بار گناہوں میں مبتلا ہوتا ہوں۔ لیکن میرا دل تیرا احترام کرتا ہے۔ میرا دل تجھ سے محبت کرتا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی نہیں جو مجھے بچا سکے۔ یہ التجا اگر درد سے کی جائے تو اللہ تعالیٰ بہت غفور الرحیم ہے وہ گناہوں سے پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔ ان کی بخشش بھی فرماتا ہے۔ لیکن دل کی آخری تمنا خدا ہونا چاہیئے۔ اس کا معنی ہے۔ اِلٰه۔ آخری تمنا' آخری مدعا' آخری مقصود خدا ہونا چاہیئے۔ اگر یہ ہو جائے تو پھر آپ کی یہ دُعا غیر معمولی طاقت کے مظاہرے دکھائے گی۔ اِلٰهِ النَّاسِ' میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو تمام بنی نوع انسان کا ایک ہی معبود ہے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ کس چیز سے پناہ مانگ رہا ہوں۔ ہر قسم کے وسوسوں سے۔ وسواس کہتے ہیں وسوسے پھیلانے والوں کو۔ عام طور پر وسوسوں سے نجات پانے کیلئے دُعا مانگی جاتی ہے۔ مگر لفظی ترجمہ اس کا یہ ہے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ایسے وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے جو الْخَنَّاسِ بھی ہے' یعنی خاموشی سے' شرارت سے وسوسے پیدا کر دیتا ہے اور پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور بسا اوقات آپ کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کس بدنیتی کے ساتھ آپ کے دل میں ایک شک کا بیج بو گیا ہے۔ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔ ایک ایسا دَور آنے والا ہے جبکہ یہ خناس تمام دُنیا میں خدا کے خلاف اس کی ربوبیت کے خلاف اس کی الٰہیت اور ملکیت کے خلاف وسوسے پھیلانا شروع کرے گا۔ اور آج کا یہ وہ دَور ہے جس دَور میں سے ہم گزر رہے ہیں کیونکہ

آج کی دُنیا میں ایسے فلسفے پیدا ہو چکے ہیں

جو خدا کو رب نہیں بناتے بلکہ دُنیا کے طاقتور ملکوں کو رب بناتے ہیں اور ان سے احتیاج کا تصور اتنا مضبوط ہو چکا ہے کہ ہر حاجت کے وقت سب سے پہلے بڑی طاقتیں ذہن میں آتی ہیں کہ فلاں سے مدد مانگیں گے۔ فلاں سے مدد مانگیں گے۔ مسلمان ممالک کو دیکھیں جب ضرورت پڑتی ہے وہ کشکول اُٹھاتے ہیں' کبھی امریکہ کی طرف بھاگتے ہیں کبھی روس کی طرف بھاگتے ہیں' کبھی چین کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا خدا ہے۔

پس عملی دنیا میں آج وہ زمانہ ہے جبکہ ہمارے اِلٰہ بکھر چکے ہیں۔ اور بہت سے بن چکے ہیں۔ اور رب بھی بہت سے اَور ہو چکے ہیں۔ تو فرمایا کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے، جبکہ تمہارے ایمان کی جڑیں کھوکھلی کرنے والی طاقتیں پیدا ہوں گی۔ وہ تمہارے دِل میں وسوسے پیدا کریں گی۔ اور تم ان وسوسوں کے نتیجہ میں نہ خدا کو اپنا رب سمجھو گے نہ اپنا بادشاہ سمجھو گے۔ دُنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو بادشاہ سمجھنے لگ جاؤ گے اور نہ ان کو معبود سمجھو گے کیونکہ فی الحقیقت تمہارے دِل میں تمہاری آرزوؤں کی عبادت ہو رہی ہوگی۔ فرمایا اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ۔ یہ وہ وسوسہ پیدا کرنے والی طاقتیں ہیں جن سے ہم پناہ مانگتے ہیں، جو بڑے لوگوں میں سے بھی ہیں اور چھوٹے لوگوں میں سے بھی ہیں۔ بورژوا بھی ہیں اور PROLETARIAT بھی ہیں۔ CAPITALIST بھی ہیں۔ اور سائنٹفک سوشلسٹ بھی ہیں۔ اَلْجِنّ سے یہاں مراد بڑی بڑی طاقتیں اور عظیم الشان طاقتیں ہیں اور اَلنَّاس سے مراد عوامی طاقتیں ہیں۔ تو یہ دُعا اِس زمانہ کے اُوپر ہر پہلو سے اطلاق پا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سونے سے پہلے ان دُعاؤں کو پڑھتے تھے اور اپنے ہاتھوں پر پھونکتے تھے۔ اور اپنے جسم پر ملتے تھے۔ اس میں کوئی SUPERSTITION نہیں ہے۔ دُعا تو خدا سُنتا ہے۔ جسم پر ملتے کیوں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ محبت کا اظہار ہے۔ بعض دفعہ کسی پیارے کا کپڑا انسان کو مِل جائے، اُسے انسان اپنے جسم پر مَلتا ہے۔ اپنے مُنہ سے لگاتا ہے اُسے چُومتا ہے۔ پس مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ جسم پر مَلنا اس غرض سے نہیں تھا کہ آپ سمجھتے تھے کہ اگر جسم پر مَل لی گئی تو مَیں بلاؤں سے بچ جاؤں گا۔ آپؐ تو محفوظ مقام پر تھے۔ آپؐ کو تو ہمیشہ سے خدا کی حفاظت حاصل تھی۔ اور دُعائیں خدا سے کیا کرتے تھے۔ اور جانتے تھے کہ حفاظت خدا کی طرف سے آئے گی۔ پس جسم پر دُعاؤں کو پھونک کر مَلنا سوائے عشق اور محبت کے اظہار کے اور کچھ نہیں۔ خدا کے کلام کو پڑھتے تھے۔ دِل اس میں ڈوب جاتا تھا۔ محبت اُچھلنے لگتی تھی۔ بڑے پیار کے ساتھ ہاتھوں پر پھونکتے تھے، اپنے جسم پر اِس پیارے کلام کو مَلتے تھے۔

اِس جذبے اور ولولے کے ساتھ اگر جماعت دُعائیں کرے

تو مَیں یقین دِلاتا ہوں کہ انعام پانے والوں کی جس راہ کی ہم تمنّا کرتے ہوئے روزانہ پانچ وقت ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دُعا کرتے ہیں کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ اَے ہمارے رب ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا اُس صراطِ مستقیم پر جس پر ہم سے پہلے وہ لوگ چلتے رہے جن کو تُو نے انعاموں کے لئے چُن لیا۔ جن پر تُو نے انعاموں کی بارشیں نازل فرمائیں۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو یہ دُعائیں کرتے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے ہم ان دُعاؤں کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ان دُعاؤں کے نتیجہ میں ہم ان راہوں پر چلیں جہاں ہمیشہ اللہ کی طرف سے انعام کی بارشیں برستی رہیں۔

خطبہ ثانیہ کے دَوران حضور انور نے فرمایا :۔

مَیں نے اِس جُمعہ کا آغاز جُمعہ کے معنی کے بیان سے کیا تھا۔ اور مَیں نے آپ کو یہ خوشخبری دی تھی کہ ہم آج جماعت احمدیہ وہ جماعت ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں سُورہ جمعہ میں ملتا ہے اور آخری زمانہ کے لوگ جو پہلے زمانے کے لوگوں سے مِلائے جائیں گے وہ اللہ کے فضل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غُلامی میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت پر عمل کرنے والے لوگ ہوں گے۔ اس سے آپ اُن پہلوں سے ملیں گے، اس کے بغیر نہیں۔ لیکن یہ زمانہ اَور لحاظ سے بھی جمع کا زمانہ ہے۔ اتنی دُور دُور کے ممالک ایک جگہ مختلف رنگ میں جمع ہو جاتے ہیں کہ انسان کی عقل حیرت میں مبتلا ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اِس بات کا ہمیں مزید یقین دلانے کے لئے کہ ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کا سُورۃ جُمعہ سے گہرا تعلق ہے ایسی نئی ایجادات فرما دی ہیں جن کے نتیجہ میں یہاں بیٹھے ہم دُور دُور کے احمدیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اکٹھے ایک جگہ جمع ہو چکے ہیں۔ عید کا جو خطبہ مَیں نے دیا تھا اس کے متعلق ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی وقت دنیا کے چوبیس[۲۴] ممالک میں سُنا جا رہا تھا۔ اور دُنیا کی تریسٹھ[۶۳] جماعتیں اس کو براہِ راست سُن رہی تھیں۔ اب یہ سلسلہ اِنشاء اللہ پھیلتا چلا جائے گا۔ اور ظاہری طور پر بھی صرف جماعت احمدیہ ہے اور صرف جماعت احمدیہ ہے جس کو خدا نے یہ توفیق بخشی ہے کہ اس طرح ایک زمانے کے مختلف لوگوں کو بھی ایک ہاتھ پر جمع کر دے۔ پس اِن معنوں میں یہ ہمارے لئے خوشخبری بھی ہے اور ذمہ داریوں کو بڑھانے والی بات بھی ہے ۞

ایک نظم

اِس دَور کے اِنساں کو نہیں پاسِ حیا بھی
اخلاق کی قدروں پہ پڑی دِل کی سیاہی

دُنیا کی ہوس شیوۂ اربابِ جہاں ہے
ایماں سے گئے آج فقیہانِ حرم بھی

مانگے سے ملے جو تمہیں خیرات ہے یارو !
بے مانگے جو مِل جاتے وہ انعامِ الٰہی

ہر شے میں ہے پوشیدہ ترا خیر خدایا
دریوزہ گری ہو کوئی یا عظمتِ شاہی

واقف ہے تو ہی کون ہے کس چیز کے قابل
اِنسان کی دیکھے گی کہاں کور نگاہی !

ڈالے گئے زنداں میں ترے چاہنے والے
اَے حُسنِ ازل جُرم ہوئی اُن کی وفا بھی

نیرنگیٔ حالات بیاں کیجئے کس سے !
آفاق کی ظُلمات میں گُم رہبر و راہی

دُنیا کے خداؤں کا تماشہ بھی عجب ہے
جیسے وہ سمجھتے ہیں یُوں خود کو بھی خُدا ہی

چھائے ہیں سروں پر نئی آفات کے سائے
دُنیا کے مقدّر میں ہو شاید کہ تباہی

کس طرح کہیں اُن سے خطا کس کی ہے اَنور
تائید میں دے تیری بھلا کون گواہی

(نعمت اَنور یادگیری)

تبصرہ

نام کتاب ـــــــ "شیطان کانفرنس"
مصنف ـــــــ محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مرحوم
ایڈیشن ـــــــ آٹھواں
صفحات ـــــــ ۶۴
پبلشر ـــــــ ادریس احمد اسلم قریشی قادیان

محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مرحوم متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ لیکن یہ کتاب مرحوم کے نئے دور کی تبلیغی تخیل کی پہلی کتاب ہے۔ اِس کتاب میں نہایت دلکش انداز میں ابلیس کی گذشتہ کارگذاریاں اور زمانے کی خرمستیاں تاریخ کی روشنی میں قرآن مجید کے متعدد حوالوں کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ درحقیقت یہ کتاب تبلیغ کا بہترین حربہ ہے۔ اس کتاب کی تعریف میں اتنا لکھنا کافی ہے کہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اِس کتاب کو دیکھ کر مصنف مرحوم سے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ فرمایا تھا کہ "بہت خوب"۔ احباب کو چاہئیے کہ یہ کتاب خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ کتابت و طباعت معمولی ہے۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان سے معمولی قیمت پر منگوائی جاسکتی ہے۔ (اِدارہ)

درخواست ہائے دُعا

(۱) ۔ خاکسار کی خوشدامن محترمہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ کو تبلیغی جماعت کے شرپسندوں نے وار کرکے بائیں آنکھ کو متاثر کیا تھا بعد ازاں پیر پھسل جانے سے بایاں ہاتھ ٹوٹ گیا ہے۔ موصوفہ تبلیغِ اسلام و احمدیت میں دن رات مصروف رہتی ہیں۔ صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر آفتاب احمد تیماپوری حیدرآباد)

(۲) ۔ مکرم برادرم محمد اشرف صاحب بوقت ضرورت تبلیغ اور دیگر جماعتی کاموں کیلئے اپنی گاڑی دیتے رہتے ہیں اور ہر طرح جماعت سے تعاون کرتے ہیں ان کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے۔ نیز مکرم ناصر شاہ صاحب خدمتِ دین اور تبلیغ میں بیشتر وقت صرف کرتے اور مالی قربانی بھی مقدور بھر کرتے ہیں ان کی مزید روحانی ترقیات اور اموال و نفوس میں برکت کیلئے نیز احمدیت کی وجہ سے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں باعزت بریت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالمومن راشد مبلغ سلسلہ)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء

قسط ۳

ہستی باری تعالیٰ

عباد اللہ پر خدا تعالیٰ کا ظہور اس کی ہستی کا ثبوت

از محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی خدا تعالیٰ کا ظہور ہوا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ایک مقرب بندے تھے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (43 : 60)

ان کا ایک بڑا معجزہ جو قرآن مجید نے بتایا ہے وہ مردہ کو زندہ کرنا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۔ (5:111)

یعنی جب تو میرے حکم سے مردوں کو نکالتا تھا۔ انجیل میں بھی اس قسم کے معجزات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بہت سے مردے زندہ کئے۔

مردے کے زندہ ہونے سے یہ مراد نہیں کہ جسمانی طور پر بالکل مرجانے کے بعد زندگی دی گئی ہو کیونکہ ایسے مردے خدا کے سوائے کوئی زندہ نہیں کرتا۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ لا اللہ الا ھو یحیی ویمیت کہ خدا تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں وہی زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔

"پس اصلی مردے دنیا میں واپس نہیں لائے جاتے۔ ہاں یہ مردے زندہ کرنے کا نشان دو طرح ظاہر ہوتا ہے یا تو روحانی مردوں کو زندہ کرکے یا پھر ایسے بیماروں کو زندہ کرکے جن کی حالت جان کندن تک پہنچ گئی ہو یا بظاہر مر گئے ہوں۔ مگر درحقیقت مرے نہ ہوں"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام ۱۵۹ ص)

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل بنا کر بھیجا۔ آپ کے ذریعہ بہتوں نے روحانی زندگی پائی۔ اس کا کچھ ذکر میں نے کیا ہے اب جسمانی طور پر موت کے قریب انسان کے زندگی پانے کا کچھ ذکر کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم نے جو الٰہی نشانات دیکھے ان میں ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادہ محترم میاں عبدالرحیم صاحب خالد رضی اللہ عنہ کو بچپن میں ٹائیفائیڈ کی بیماری ہوگئی۔ دو ڈاکٹروں کے علاوہ سیدنا حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ جو دیسی طریق علاج کے بہت بڑے ماہر تھے اور جموں کے مہاراجہ کے شاہی طبیب رہ چکے تھے علاج کر رہے تھے لیکن بیماری شدت اختیار کرتی گئی۔ یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے بھی کہہ دیا کہ اب اس مریض کی حالت بچنے والی نہیں۔ یہ تو اب چند گھنٹوں کا مہمان ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ الہام بتایا کہ اس لڑکے کی موت آچکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے خدا اگر دعا کا وقت گذر چکا ہے اور اس لڑکے کی موت آچکی ہے تو میں اسکی شفاعت کرتا ہوں اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ یعنی کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کرے مگر اس کے حکم اور اس کی اجازت سے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام پر دعا ترک کردی مگر اس کے بعد جلد یہ الہام ہوا کہ انک انت المجاز یعنی ہم تجھ کو شفاعت کی اجازت دیتے ہیں۔ اس پر آپ نے شفاعت کی اور پھر آپ نے باہر آکر فرمایا کہ یہ لڑکا بچ جائیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت سے اس کو موت سے بچا دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نواب زادہ میاں عبدالرحیم صاحب خالد فوراً ہی تندرستی کی طرف مائل ہو گئے اور کچھ دنوں میں اچھے ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو لمبی عمر بخشی دسمبر ۱۹۷۷ء میں قریباً اسی سال کی عمر پاکر انہوں نے وفات پائی۔ بڑھاپے کی عمر میں حیدرآباد کا بھی سفر کیا تھا اور ہمارے گھر بھی تشریف لائے تھے۔ بڑی شفقت کرنے والے وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

ایک دفعہ ایک آریہ لالہ ملاوامل صاحب مرض دق میں مبتلا ہو گئے۔ بیماری اپنی انتہاء کو پہنچ گئی اور آثار مایوسی ظاہر ہو گئے اور انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک زہریلا سانپ ان کو کاٹ گیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور بے قراری سے رو پڑے حضور کو انکی حالت دیکھ کر بہت رحم آیا آپ نے انکے لئے توجہ سے دعا کی تو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا قلنا یا نار کونی بردا و سلاما یعنی ہم نے بیماری کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہو جا۔ اس وقت لوگوں کو اس الہام کی اطلاع دی گئی اور خدا پر کامل بھروسہ کرکے آپ نے دعویٰ کیا کہ وہ ضرور صحت پائینگے اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مرینگے چنانچہ وہ اس کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اچھے ہوگئے اور بیماری بالکل دور ہوگئی پھر انہوں نے بڑی لمبی عمر پائی تقسیم ملک کے چند سال بعد چیانوے سال کی لمبی عمر پاکر انہوں نے قادیان میں وفات پائی۔ وہ مذہب کے لحاظ سے کٹر آریہ تھے لیکن انہوں نے اپنے بیٹے لالہ داتا رام صاحب کو یہ نصیحت کی تھی کہ دیکھو تم ہرگز احمدیوں کی مخالفت نہ کرنا۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ جماعت کے چوٹی کے عالم تھے۔ وہ بچپن میں سخت بیمار ہوگئے اور حالت بہت تشویشناک ہوگئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکے لئے دعا کی تو عین دعا کرتے وقت خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ سلام قولا من رب الرحیم۔

چنانچہ اس کے بعد جلد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ بالکل توقع کے خلاف صحت یاب ہو گئے اور مزید چالیس سال زندہ رہ کر گرانقدر خدمت دین بجا لائے۔ (آئینہ جمال) اللہ تعالیٰ انکے درجات بہت بلند فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ معجزانہ شفایابی کی مثالیں بے شمار ہیں جس میں سے بعض آپ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں بیان فرمائے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے خلفا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے ظہور کا سلسلہ جاری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

یعنی اس زمانہ میں اگرچہ معجزات اور نشانات کا کوئی نمونہ نظر نہیں آتا تو تم آؤ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں ان کرامات کا مشاہدہ کرلو۔

آیئے اب ہمارے مقدس آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدانما زندگی کا کچھ ذکر کریں۔ آپ کا نام قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے عبداللہ رکھا اور عبدنا اور عبدہ

کے محبت بھرے الفاظ میں بھی آپ کو یاد کیا ہے۔ نیز فرمایا عبداً اذا صلّیٰ۔ آپ کی عبودیت کا یہ عالم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے بارے میں فرمایا:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○

(6:163تا164)

یعنی "تو ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اور اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

آپؐ پر اللہ تعالیٰ بڑی شان سے ظاہر ہوا۔ مثلاً اس واقعہ کو ہی دیکھیں کہ ایک دفعہ ایک شخص جس نے ابوجہل سے کچھ روپیہ لینا تھا مگر وہ دیتا نہیں تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ آپ حلف الفضول میں شامل رہ چکے ہیں اور آپ نے اس کی قسم کھائی تھی کہ ہمیشہ مظلوموں کی مدد فرمائیں گے۔ میں آپ کو اپنا عہد یاد دلاتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ میرا کچھ روپیہ ابوجہل نے دینا ہے آپ اس کے پاس چلیں اور مجھے یہ روپیہ دلا دیں جب اس نے یہ بات کہی تو باوجود اس کے کہ مکہ میں کھلے بندوں پھرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خطرہ کا موجب تھا اور پھر ابوجہل آپ کا شدید ترین دشمن تھا اور ہو سکتا تھا کہ وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائے۔ آپؐ فوراً اٹھے اور اس کے ساتھ چل کر ابوجہل کے مکان پر جا پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ابوجہل دستک کی آواز سن کر باہر نکلا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس شخص کا تم نے کچھ روپیہ دینا ہے۔ وہ فوراً اسے ادا کر دو۔ ابوجہل بلا چوں چرا اندر گیا اور روپیہ لاکر اس نے اس شخص کے حوالے کر دیا۔ ابوجہل کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر ایک شخص کو اس کا روپیہ دے دینا کوئی ایسی بات نہ تھی جو چھپی رہتی۔ جنگل کی آگ کی طرح یہ بات مکہ میں پھیل گئی اور لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں کہ ابوجہل ہمیں تو کہتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات نہ مانو اور خود اس سے اتنا ڈر گیا کہ ایک منٹ کے اندر اندر روپیہ دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ جب اس نے یہ باتیں سنی تو وہ کہنے لگا خدا کی قسم اگر تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی وہی کام کرتے جو میں نے کیا ہے کیونکہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو مجھے اس کے دائیں اور بائیں دو مست اونٹ کھڑے دکھائی دیئے جن کو دیکھ کر میرا دل سخت خوف زدہ ہو گیا اور میں نے سمجھا کہ اگر میں نے اس کی بات نہ مانی تو یہ دونوں اونٹ مجھے چیر کر کھا جائیں گے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر سورہ المومنون ص133)

ہجرت کے واقعہ کو بھی دیکھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ مکہ سے نکلتے ہیں۔ راستہ میں ایک غار کے اندر آپ پناہ لیتے ہیں دشمن ایک کھوجی کی مدد سے غار تک پہنچ جاتا ہے اور کھوجی یقین دلاتا ہے کہ وہ ضرور اس غار میں ہیں اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ پکڑے ہی گئے لیکن آپؐ کو پورا یقین ہے کہ ایک خدا موجود ہے جو اپنی قدرت کے ساتھ آپ پر ظاہر ہوگا۔ آپؐ اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں۔

لا تحزن ان اللہ معنا

(9:40)

کہ گزشتہ بھول چوک پر غم نہ کرو۔ اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے دشمن کو غار تک پہنچ جانے کے بعد اور کھوجی کے یقین دلانے کے بعد بھی یہ توفیق نہیں ملتی کہ ذرا غار میں جھانک کر دیکھ لیں بلکہ وہ غار کے منہ تک پہنچنے کے بعد یہ کہہ کر چلے جاتے ہیں کہ یہاں تو مکڑی نے جالا بنایا ہے۔ آپؐ اس میں کیسے ہو سکتے ہیں۔ ایک مکڑی کا جالا جو کمزور ترین چیز ہے دشمن کو روکنے کیلئے ایک زبردست قلعہ کا کام دیتا ہے۔

● جب آپ غار سے نکل کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی طرف تشریف لے جارہے تھے چونکہ مکہ والوں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر کے آئے گا اسے سو اونٹنیاں انعام دی جائیں گی۔ اس لئے لوگ آپ کی تلاش میں ادھر ادھر نکل گئے۔ ان لوگوں میں سراقہ رضؓ بن مالک ایک بدوی رئیس بھی تھے جو انعام کی لالچ میں آپ کے پیچھے روانہ ہوئے اس نے آپ کو دیکھا اور سمجھا کہ میں آپؐ کو گرفتار کر کے یہ بڑا انعام حاصل کر لونگا۔ مگر جب وہ آگے بڑھا تو اچانک اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ زمین پر گر گیا۔ سراقہ رضؓ جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اپنا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ جب میں گھوڑے سے گرا تو عرب کے قدیم دستور کے مطابق میں نے اپنے تیروں سے فال لی کہ مجھے آگے بڑھنا چاہیے یا نہیں اور فال یہ نکلی کہ آگے نہیں بڑھنا چاہیئے۔ مگر انعام کی لالچ کی وجہ سے میں پھر گھوڑے پر سوار ہو کر آپؐ کے پیچھے دوڑا۔ جب میں آپؐ کے قریب پہنچا تو پھر میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں نیچے گر گیا۔ اسوقت میں نے دیکھا کہ ریت میں گھوڑے کے پاؤں اتنے دھنس گئے تھے کہ ان کا نکالنا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ آخر میں نے سمجھ لیا کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے اور نہایت ادب کے ساتھ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اس ارادے کے ساتھ آیا تھا کہ آپکو پکڑ لوں مگر میں نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے۔ اور واپس جا رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ خدا آپؐ کے ساتھ ہے۔ جب سراقہ رضؓ لوٹنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مستقبل کے حالات غیب سے ظاہر فرما دیئے اور آپ نے اسے فرمایا۔ سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب شہنشاہ ایران کے سونے کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہونگے۔ سراقہ حیران ہو گیا اور کہا کہ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران کے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ انتہائی حیرت سے واپس چلے گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایران کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے جن میں وہ کڑے بھی تھے جو شہنشاہ ایران تخت پر بیٹھتے وقت اپنے ہاتھوں میں پہنا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یاد آگئی آپ نے سراقہ کو بلایا اور ان کو وہ کنگن پہنا دیا۔ اس طرح مسلمانوں نے اپنے آقا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی خطرناک حالات میں بچ کر صحیح سلامت مدینہ پہنچ جانا یہی بہت بڑا معجزہ ہے۔ پھر سوچو تو سہی کیسی حیرت انگیز پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی کسمپرسی کی حالت میں فرمادی اور پھر کس شان سے وہ پوری ہو گئی۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر سورۃ الفرقان ص 95)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوے دکھاتی ہے۔ ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ بدر کے میدان میں آپ کی بے سرو سامان جماعت کے مقابل پر ایک ہزار مسلح کی فوج تھی جو نیک ہستی بھر جماعت کو ہمیشہ کے لئے صفحہ دنیا سے مٹانے کیلئے جمع ہوئی تھی۔ ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ جنگ کے میدان میں آپ دشمنوں میں بالکل گھرے ہوئے تھے اور اپنے گھوڑے کو زور کے ساتھ ایڑ لگا کر آگے بڑھتے تھے اور فرماتے تھے انا النبی لا کذب میں اللہ کا نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں۔ ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ آپ اکیلے لیٹے ہوئے تھے تو ایک شخص نے تلوار سے کر آپ سے کہا کہ بتلایئے کہ اب آپکو کون بچا سکتا ہے تو آپ نے نہایت سکون سے فرمایا تھا کہ اللہ۔ ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ ایران کا بادشاہ جو اس وقت کی بڑی زبردست طاقتور ہستی تھی۔ اس نے آپکو قتل کروانے کے لئے لوگوں کو بھیجا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا آپکے ساتھ یہ وعدہ تھا کہ

واللہ یعصمک من الناس (5:68)

یعنی "اور اللہ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھیگا۔ وہ وعدہ ہمیشہ بڑی شان سے پورا ہوتا رہا۔ کیا کوئی انسان جسکی زندگی خطرات میں گھری ہوئی رہتی ہے از خود ایسی پیشگوئی کر سکتا ہے؟ آپؐ کے ذریعہ آپ ہی کی زندگی میں احیاء موتیٰ کا معجزہ جو دنیا نے دیکھا اس کی کوئی نظیر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔" (برکات الدعا صفحہ 5)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپکے خلفاء کرام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود کو ظاہر کرتا رہا۔ انکے ذریعہ دین کو مضبوطی حاصل ہوتی رہی اور خوف کی حالت امن کی حالت میں تبدیل ہوتی رہی۔

پھر امت محمدیہ میں بڑے بڑے خدا رسیدہ بزرگ گزرے جیسے حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت قطب الدین صاحب بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت نظام الدین صاحب اولیاء رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ فرید الدین صاحب گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ●

ایک صادق مسلمان سلطان فتح علی ٹیپو رحؒ

از:۔ مکرم سید رشید احمد صاحب سونگڑوی۔ حال مقیم جمشید پور

قومی حمیت سے لبریز صاحبِ دل مجاہد دکن حضرت سلطان فتح علی ٹیپو کی پیدائش سید نسلی اور فخر النساء بیگم کے ہاں ۱۱۶۳ھ کو ہوئی اور ۴ مئی ۱۷۹۹ء (۱۲۱۳ھ) کو انگریزوں کے خلاف لڑائی میں اسلام کے اس جلیل جنبل کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اسلامی ہند کے اس مردِ مجاہد غازی اسلام شہید ملت کا نام اس لئے بھی کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء) نے اس مردِ مجاہد کے لئے احترام کا جذبہ رکھا تھا۔ چنانچہ اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اقدس علیہ السلام کا ایک صاحبزادہ (حضرت مرزا محمود احمدؓ ۱۸۸۹ء تا ۱۹۶۵ء) جو بعد میں آپ کے خلیفہ ثانی بھی بنے نے اپنے ایک عہد کا بیان فرمایا ہے کہ:۔

"ایک دفعہ ایک کتا ہمارے دروازے پر آیا۔ میں وہاں کھڑا تھا۔ اندر کمرہ میں حضرت صاحب تھے۔ میں نے اس کتے کو اشارہ کیا اور کہا ٹیپو! ٹیپو!! ٹیپو!!! حضرت صاحب بڑے غصے سے باہر نکلے اور فرمایا "تمہیں شرم نہیں آتی کہ انگریز نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پہ ٹیپو رکھا ہے اور تم ان کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔ خبردار! آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا" میری عمر شاید آٹھ نو سال کی تھی وہ پہلا دن تھا جب سے میرے دل کے اندر سلطان ٹیپو کی محبت قائم ہو گئی۔"

(الفضل یکم اپریل ۱۹۵۸ء صد ۳ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول صد ۸۰)

یہاں اس امر کا ذکر کرنا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ حضرت ٹیپو سلطان رحؒ سے محبت کرنے والے حضرت امام مہدیؑ کی ایک حیثیت حکم و عادل کی بھی تھی چنانچہ آپ نے تحاکم فرمایا کہ:۔

"اسلامی فرقوں نے غلطی کھائی کسی نے اپنے آپ کو حنفی کہا اور کسی نے مالکی اور کسی نے شیعہ اور کسی نے سُنی۔ مگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ہی نام تھے محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے دو ہی فرقے ہو سکتے ہیں۔ محمدی یا احمدی۔ محمدی اس وقت جب جلال کا اظہار ہو احمدی اس وقت جب جمال کا اظہار ہو۔"

"اب چونکہ ہمارا سلسلہ بھی جمالی رنگ میں ہے اس واسطے اس کا نام احمدی ہوا۔"

(الحکم نمبر ۱ جلد ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

اب یہ ایک دلچسپ اتفاق ہے کہ حضرت امام مہدیؑ سے تقریباً ایک سو سال پہلے حضرت ٹیپو سلطان نے جو اہم سے اختراعات کئے ان میں "احمدی" نام کو رواج بھی دیا۔ چنانچہ ان میں (اول) مسجد احمدی (دوم) احمدی مہینہ (سوم) احمدی سکہ اور (چہارم) احمدی جماعت بھی شامل ہیں۔ (ملاحظہ ہو کتاب تاریخ سلطنت خدا داد میسور از محمود خان بنگلوری)

بہرحال ۴ مئی ۱۷۹۹ء کو سلطان شہید ٹیپو رحؒ نے سرنگا پٹم کے میدان میں شہادت حاصل کی اور گویا ہندوستان میں مسلمانوں کے سیاسی اقتدار کی قسمت پر مہر لگ گئی۔ سلطان شہید کی لاش دیکھ کر جنرل ہارس (HARRIS) نے بجا طور پر کہا کہ "آج ہندوستان ہمارا ہے۔"

(تاریخ سلطنت خدا داد میسور از محمود خان محمود بنگلوری صد ۴۲۶۔ منقول از تاریخ دعوت و عزیمت جلد پنجم صد ۲۶۷ از مولوی ابو الحسن علی ندوی)

یہ اور بات ہے کہ آپ کو کامیابی نہیں ہوئی ہاں بسبب نیک نیت ہونے کے اُن کی خواہش انگریزوں کے تسلط سے آزاد رہنے کی بالآخر ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو پوری ہو گئی۔

حضرت ٹیپو سلطان رحؒ جسے حضرت امام مہدیؑ نے "ایک صادق مسلمان" قرار دیا اس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے جو خراج تحسین ادا فرمایا ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

"ہندوستان میں انگریزوں کا تسلط اسی رنگ میں ہوا۔ یہاں کے حکمرانوں کو انہوں نے آپس میں لڑوایا اور اُن میں سے ہر ایک یہی سمجھتا رہا کہ ہم اپنے دشمن کو مار رہے ہیں اور کسی نے بھی یہ خیال نہ کیا کہ اپنے آپ کو مار رہے ہیں ایک انگریز مصنف نے لکھا ہے کہ ہندوستان کو ہم نے فتح نہیں کیا بلکہ ہندوستانیوں نے ہندوستان کو ہمارے لئے فتح کیا ہے۔

سارے ہندوستان میں صرف ایک شخص تھا جس نے اس حقیقت کو سمجھا اور دوسروں کو سمجھایا اور ہوشیار کیا مگر کسی نے اس کی بات نہ سنی اور اس کی آواز بالکل رائیگاں گئی یہاں تک کہ ملک ہاتھ سے نکل گیا اور بعد میں افسوس سے ہاتھ ملنے لگے۔

انگریز بھی خوب سمجھتے ہیں کہ در حقیقت وہی ایک شخص تھا جس نے ان کی تدابیر کو سمجھا کیونکہ ان کے دلوں میں اس کا اتنا بغض ہے کہ وہ اس کے نام پر اپنے کتوں کا نام رکھتے ہیں جس کا اثر یہ ہے کہ گلی کوچوں میں آوارہ پھرنے والے بچے جب کسی کو چڑانا چاہتے ہیں تو اسے ٹیپو ٹیپو کہہ کر بلاتے ہیں اور ان کو معلوم نہیں کہ ہندوستان میں صرف وہی ایک بادشاہ تھا جس نے اس خطرہ کو سمجھا جو یہاں اسلامی حکومت کو پیش آنے والا تھا وہی تھا جس نے غیرت دکھائی اور غیرت پر جان قربان کر دی۔

سلطان ٹیپو نے جب انگریزوں کے بڑھتے ہوئے تسلط کو دیکھا تو اس نے چاروں طرف مسلمانوں کو خطوط لکھے کہ اسلامی عظمت کا نشان مٹ رہا ہے۔ آؤ اکٹھے ہو جاؤ تا اسے بچایا جا سکے۔ اس نے ایک طرف ایران کی حکومت کو لکھا تو دوسری طرف افغانستان کی سلطنت کو۔ پھر اس نے ترکوں کو بھی لکھا اور اس کے پہلو میں نظام کی جو حکومت تھی اسے بھی متوجہ کیا اور یہاں تک لکھا کہ میں نہیں سمجھتا کہ میں اپنی عظمت چاہتا ہوں اگر تمہارا یہ خیال ہو تو میں تمہارے ماتحت ہو کر لڑنے کو تیار ہوں لیکن خدا کے لئے اور اسلام کی خاطر آؤ متحد ہو جائیں مگر جب بدقسمتی آتی ہے تو آنے والے خطرات سے انسان کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ اسے موت آ رہی ہوتی ہے۔ اس وقت کے نظام نے خیال کیا کہ چونکہ انگریز میرے دوست ہیں اور اُن کی مدد سے میں ٹیپو کی حکومت کا خاتمہ کرنے والا ہوں اس لئے ڈر کر اس نے مجھے یہ تحریک کی ہے اور ایرانیوں افغانیوں اور ترکوں نے خیال کیا کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہونے سے ہمیں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے آخر اس بہادر نے اکیلے ہی مقابلہ کیا اور اس مقابلہ میں اس کا آخری فقرہ جسے میں سمجھتا ہوں ایسا فقرہ ہے جسے تاریخ کبھی مٹا نہیں سکتی بعض فقرات اپنے اندر ایسے پاکیزہ جذبات کو لئے ہوئے ہوتے ہیں کہ زمانے کے اثرات اور وقت کا بُعد انہیں مٹا نہیں سکتا۔ جس وقت اُس قلعہ کی بیرونی فصیل کو توڑ کر جس میں وہ تھا ایک طرف سے انگریز اندر داخل ہوئے یا یوں کہنا چاہیئے کہ بعض غدار افسروں کی مدد سے وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو اس کا ایک جرنیل دوڑ کر اس کے پاس پہنچا وہ اس وقت دو فصیلوں کے درمیان کھڑا اپنی فوج کو لڑا رہا تھا کہ آئے۔ اس کے جرنیل نے یہ خبر دی کہ انگریز شہر میں داخل ہو گئے ہیں اور بچاؤ کی کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ آپ ہتھیار رکھ دیں اور اپنے آپ کو ان کے سپرد کر دیں وہ یقیناً آپ کا اعزاز کریں گے مگر جس وقت سلطان ٹیپو نے یہ سنا کہ انگریز شہر میں داخل ہو گئے ہیں اُس نے تلوار میان سے نکالی اور خود لڑائی میں کود پڑا اور اُس نے کہا کہ گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک گھنٹہ کی زندگی بہتر ہوتی ہے۔

ایک انگریز افسر جو شریف دل رکھتا تھا باوجود اس کے کہ اس کے دشمنوں سے تعلق رکھتا تھا اپنے تذکرہ اور یادداشت میں بیان کرتا ہے کہ ہم نے متواتر اس کے سامنے یہ بات پیش کی کہ ہم فتح پا چکے ہیں اب تم ہمارے مقابلہ کہاں لڑ سکتے ہو بہتر ہے کہ ہتھیار ڈال دو مگر وہ نہ مانا یہاں تک کہ میدان میں ڈھیر ہو گیا۔ یہ اکیلا شخص تھا جس نے ہندوستان کی آئیندہ حالت کو سمجھا اور مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی مگر کوئی اس کی بات کو نہ سمجھا اور اس کے نتائج آج تک ہم دیکھ رہے ہیں۔"

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء بحوالہ الفرقان دسمبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۳۵-۳۳)

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر (۴ مئی ۱۹۴۶ء کو) سلطان شہیدؒ کی زبان سے نکلے ہوئے آخری تاریخی اور یادگار فقرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

"درحقیقت سچی بات یہی ہے کہ ہر غیرت مند انسان کے نزدیک شیر کی ایک گھنٹہ کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ کی زندگی سے بہتر ہوتی ہے اگر ہندوستان کے ایک شکست خوردہ اور مردہ اسلام کی عزت بچانے کے لئے جب کہ اس کی کوئی بھی عظمت باقی نہیں رہی تھی ایک مسلمان بادشاہ ایک گھنٹہ کی زندگی کو سو سال کی زندگی پر ترجیح دیتا ہے تو وہ کیسا احمدی ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ میری چالیس یا پچاس یا ساٹھ یا سو سال کی زندگی جس میں میں نوکری اور دوسروں کی غلامی کے سوا کوئی اور کام نہیں کر سکوں گا وہ اسلام کے لئے مر جانے سے زیادہ بہتر ہے یقیناً ایسا انسان نادان ہے یقیناً وہ مجنون ہے یقیناً اس کے عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے اور یقیناً اسلام کی راہ میں ایک منٹ لڑتے لڑتے مر جانا انسان کی اس سو سالہ زندگی سے لاکھوں اور کروڑوں درجہ بہتر اور کئی گنا زیادہ بہتر ہے جو کسی اور کام میں صرف ... ہو اور یہ کام ایسا نہیں جو ہماری جماعت نہ کر سکے سینکڑوں نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے اسلام کے لئے اپنی زندگیاں پیش کر کے اس بات کا ثبوت مہیا کر دیا ہے کہ کام ہماری طاقتوں اور قوتوں کے اندر ہے اور ہمارے اخلاص اور ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ ہم ان قربانیوں میں حصہ لیں اگر سینکڑوں نوجوان ایک کام کر سکتے ہیں تو وہ سینکڑوں اور ہزاروں نوجوان کیوں ایسا نہیں کر سکتے جو ابھی اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ پروانے آگ میں جلتے چلے جاتے ہیں مگر بعد میں آنے والے پروانے پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ وہ اور زیادہ جوش اور زیادہ زور کے ساتھ آگ میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں کیا انسان ہی ایسے گندے مقام پر ہے کہ قربانی کرنے والوں کی قربانی دیکھ کر اس میں جوش پیدا نہیں ہوتا اور وہ اس سے بھی زیادہ جوش سے آگے نہیں بڑھتا جس جوش سے ایک پروانہ آگ کی طرف بڑھتا ہے۔"

(الفضل ۸ مئی ۱۹۴۶ء صفحہ ۴ بحوالہ الفرقان دسمبر ۱۹۶۷ء)

اللہ تعالیٰ نے جس کو بصیرت عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ حالات حاضرہ میں عالم اسلام کے خلاف استعماری طاقتیں کس طرح نبرد آزما ہیں۔ مسئلہ خلیج کے عقب میں مسلمانوں کی تباہی کے لئے خود مسلمانوں کا ہی استعمال کیا جانا اور بھی افسوسناک ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سلسلہ میں کھول کھول کر نقشہ کو سامنے رکھ دیا ہے کاش کہ حضرت ٹیپو سلطان کی طرح رکھنے والے حالات کو سمجھیں اور حضرت امام جماعت کی آواز پر لبیک کہہ کر خود کو عافیت کے حصار میں داخل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ (آمین)

حق پرستی کا مٹاتا ہے نشاں
اِک نشاں دکھلا کہ ہو حجت تمام

(کلام مسیح موعودؑ)

تلاشِ موصیان

درج ذیل موصیان کا دفتر ہذا سے کافی عرصہ سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر کسی کو ان کے بارہ میں معلوم ہو یا موصی خود پڑھیں تو برائے مہربانی دفتر ہذا سے رابطہ قائم کریں۔

۱- مکرمہ عزیز النساء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ایم عبد الرشید صاحب ع ۹۱۷۹ بہنڈورہ ضلع بریلی۔ یوپی
۲- مکرمہ حیات بی بی ممتاز زوجہ مکرم شیخ میراں صاحب آلوکا ع ۹۱۹۸ کوٹھا پیٹھ کل جاگیر ضلع محبوب نگر۔ آندھرا۔
۳- مکرم سید محمد نور الحق صاحب ولد مکرم سید تمیز الدین صاحب ع ۹۲۲۷ خواہش پتہ کاکن جالا بنگلہ دیش
۴- مکرمہ طاہرہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم محمد الیاس صاحب ع ۹۲۹۷ محلہ بازار بہ پور ضلع بریلی۔ یوپی
۵- مکرم عبد الغنی صاحب ولد مکرم شیخ رسول میاں صاحب ع ۹۶۱۹ باسن پوکھر ضلع ندیا صوبہ بنگال۔
۶- مکرم مبارک اللہ صاحب ولد مکرم شیخ حکیم امر اللہ صاحب ع ۹۶۱۳ قصبہ سلون محلہ ملکیانہ ضلع رائے بریلی۔ یوپی
۷- مکرم ایس ایم یوسف صاحب ولد مکرم شیخ داؤد احمد صاحب ع ۱۳۱۸۱ ناگاپٹنم ضلع تنجور۔ مدراس۔
۸- مکرمہ زینب بی صاحبہ زوجہ مکرم ایس۔ ایم یوسف صاحب ع ۱۳۶۸۶ ناگاپٹنم ضلع تنجور۔ مدراس۔
۹- مکرم ایم کے ایس محی الدین صاحب ولد مکرم محی الدین میراں صاحب ع ۱۳۵۲۶ ساکن مدراس۔ تامل ناڈو۔
۱۰- مکرمہ منورہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید عظیم شاہ صاحب ع ۱۳۵۸۱ حیدرآباد۔
۱۱- مکرمہ حمیدہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم ببا در خان صاحب ع ۱۳۷۲۷ ساکن کیرنگ ضلع پوری۔ اڑیسہ۔
۱۲- مکرم عبد الغنی صاحب ولد مکرم میراں بخش صاحب ع ۱۳۷۹۶ چمبہ۔ ہماچل پردیش۔
۱۳- مکرم سید حیات علی صاحب ولد مکرم سید محبوب علی صاحب ع ۱۴۲۸۲ پدا پلی ضلع کریم نگر۔ آندھرا پردیش۔
۱۴- مکرم عطاء الرحمن صاحب ولد مکرم عبد الحی صاحب ع ۱۴۳۰۹ محلہ کنٹہ۔ حیدرآباد۔ آندھرا پردیش۔
۱۵- مکرم محمد عبد الصمد صاحب ولد مکرم تنتال محمد صاحب ع ۱۴۳۰۷ چنتہ کنٹہ۔ آندھرا پردیش۔
۱۶- مکرم عبد الواحد صاحب تیر گر ولد مکرم غلام محی الدین صاحب ع ۱۴۳۵۷ چنتہ کنٹہ۔ آندھرا پردیش۔
۱۷- مکرم اے ایم ایس بشیر احمد صاحب ولد مکرم سید احمد صاحب ع ۹۱۲۷ کرونا گاپلی۔ کیرالا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمائندہ بدر

احباب جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز، مہو بھنڈار اور جمشید پور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب آف موسیٰ بنی مائنز کو نمائندہ بدر مقرر کیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے احباب اخبار بدر کے چندہ جات و اعانت کی ادائیگی اور دیگر امور کے متعلق موصوف سے تعاون فرمائیں۔

صدر نگران بورڈ بدر

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۹ ؍ ۹۱ کو مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ یادگیر کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سید وحید الدین احمد رکھا گیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح خادم دین بنائے۔

نمائندہ بدر یادگیر

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

چنتہ کنٹہ

مکرم مولوی منیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے زیر اہتمام ۱۴ستمبر کو بعد نماز مغرب مسجد فضل عمر میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ محترم مولوی محمد عبدالحفیظ صاحب کی صدارت میں مکرم نذیر احمد صاحب طاہر کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ عزیز بشارت احمد نے نظم ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے خوش الحانی سے سنائی۔ ازاں بعد مکرم کے۔ انور احمد صاحب مکرم اختر احمد صاحب مکرم محمد عبدالعزیز صاحب مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب قائد مجلس اور خاکسار نے تقاریر کیں اور آنحضور صلعم کی سیرت آپکا فیضان اور قوت قدسیہ کے پہلو بیان کئے۔ دوران جلسہ مکرم عبدالقیوم صاحب یادگیری نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب کی طرف سے حاضرین جلسہ کی تواضع کی گئی۔

امروہہ

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

۲۲ستمبر کو رات ۹ بجے خاکسار کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ عزیز شمس الدین کی تلاوت اور عزیز نورالدین کی نظم خوانی کے بعد عزیزان طاہر احمد۔ سلطان احمد۔ بشارت احمد۔ فرید احمد۔ صادقہ بشریٰ نے تقاریر کیں اور عزیزان انصار احمد سلطان احمد اور مکرم محمد راشد احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں علاوہ ازیں مکرم مولوی مبارک احمد صاحب معلم وقف جدید ننگلہ گھنو۔ مکرم محمد راشد صاحب صدر جماعت مکرم منظور احمد صاحب۔ مکرم لیاقت علی صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلعم کی سیرت پر تقاریر کیں جلسہ میں احباب جماعت کے علاوہ غیراز جماعت احباب بھی کثرت سے شریک ہوئے اور پوری کاروائی کو سنا۔ جلسہ کے اختتام پر خاکسار سے اخباری نمائندوں کی بات ہوئی اور اخبار ہفت روزہ کہن بنس نے تفصیلی رپورٹ شائع کی۔

بھونیشور

مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

۲۲ستمبر ۹۱ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت مکرم عبدالقادر خان صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ مکرم سید انوار احمد صاحب نے تلاوت کی اور مکرم سید اعجاز احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہ عزیز شیخ انعام رسول۔ مکرم منیر خان صاحب مکرم سید محمد سرور صاحب مکرم سید وثیق الدین صاحب مکرم شیخ عبدالحکیم یوسف ماسٹر صاحب مکرم ڈاکٹر محمد انوارالحق صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ عزیز محمد ظہور احمد۔ مکرم شیخ عبدالسلام صاحب ندیم۔ مکرم شیخ شمیم احمد صاحب نے نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ کثیر تعداد میں خواتین وحضرات اور بعض ہندو بھائیوں نے شرکت کی آخر پر احباب جماعت کی تواضع کی گئی۔

جے پور

مکرم شریف احمد صاحب فاروقی قائد مجلس خدام الاحمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

امسال جماعت احمدیہ جے پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۲ستمبر کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کی توفیق دی۔ جلسے میں شرکت کی غرض سے صدر جماعت احمدیہ جے پور مکرم امجد لطیف صاحب کی طرف سے دعوت نامے بھیجے گئے۔ احباب جماعت کے علاوہ ۲۵ غیراز جماعت احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر مکرم سعید عبداللہ صاحب ریٹائرڈ آر۔ اے۔ ایس (C.A) کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ نے تلاوت کی خاکسار نے تفسیر صغیر سے ترجمہ سنایا۔ بعدہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے نظم ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے خوش الحانی سے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولانا محمد ایوب صاحب ساجد افسر اعلیٰ راجستھان دیو۔پی۔ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ اور صدر محترم نے خطاب کیا۔ دوران جلسہ عزیزہ راحت بسنہ۔ شبانہ۔ راحت سلطانہ۔ روبی بانو۔ عزیزہ صبیحہ امجد و سعدیہ امجد نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ کثیر تعداد میں غیراز جماعت دانشور طبقے نے شرکت کی جلسے کی خبر جے پور کے اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔

یاری پورہ

مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ یاری پورہ (کشمیر) تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ ۲۲راگست بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا مکرم اکرام اللہ ٹاک صاحب کی تلاوت اور مکرم راجہ وسیم احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب ڈانی آسنور نے مخصوص انداز میں نعت پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر موثر رنگ میں روشنی ڈالی بعدہ مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنا کلام در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

اسی طرح وادی کشمیر کے نازک حالات میں بھی جماعتہائے احمدیہ کشمیر سیرت النبی کے اجلاسات منعقد کرتی رہتی ہیں۔ فالحمد للہ۔

بھدرک

مکرم شیخ وسیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھتے ہیں کہ:۔

یکم ستمبر کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سے تین کلو میٹر دور مکرم مصطفیٰ خان صاحب مرحوم کے مکان پر جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم مولوی شیخ علاؤالدین صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت مکرم سجاد احمد صاحب کی تلاوت سے کاروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہ مکرم ناصر احمد زاہد مکرم وسیم احمد صاحب خورشید۔ مکرم اسد اللہ خان اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم حمید احمد شاہ مکرم نعیم احمد صاحب مکرم کلیم احمد صاحب مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب مکرم شیخ کرشن احمد نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ آخر پر تمام حاضرین کی تواضع کی گئی۔

جے گاؤں

مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مسجد احمدیہ جے گاؤں میں ۱۱ستمبر کو جلسہ سیرت النبی صلعم نہایت عقیدت واحترام سے منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم رضاء الکریم صاحب مکرم عبدالحق صاحب اور خاکسار نے پیارے آقا کی سیرت کے درخشندہ پہلو بیان کئے۔ غیراز جماعت اور غیر مسلم احباب نے شرکت کی آخر پر شرکاء جلسہ کی تواضع کی گئی۔

گنگٹوک سکم

مکرم عطاء الرحمٰن صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:۔

الحمد للہ امسال جماعت احمدیہ گنگٹوک نے پہلی مرتبہ جلسہ سیرت النبی کا انعقاد مکرم حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر کیا جلسہ کی صدارت مکرم خواص صاحب صدر جماعت نے کی تلاوت ونظم کے بعد جلسہ کے اغراض ومقاصد بیان کئے گئے ازاں بعد خاکسار اور مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد نے حضور اکرم صلعم کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔ احباب جماعت مستورات اور غیراز جماعت وغیر مسلم احباب نے شرکت کی۔ آخر پر مکرمہ زینب صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم نے تمام حاضرین کی پرتکلف دعوت کی اور مکرم محمد اشرف صاحب نے حاضرین جلسہ کو شدید بارش کے سبب اپنی جیپ میں بٹھا کر انکے گھروں تک پہنچایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

یادگیر

مکرمہ صبیحہ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تحریر کرتی ہیں کہ:۔

حلقہ کالا چبوترہ کے زیر اہتمام ۲رجولائی ۹۱ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جلسہ میں ۲۵ احمدی چار غیر احمدی مستورات نے شرکت کی۔ کاروائی کا آغاز عزیزہ مبارکہ خاتون صاحبہ کی تلاوت سے ہوا محترمہ مالن بی صاحبہ نے کچھ احادیث مع ترجمہ وتشریح سنائیں محترمہ امۃ الکبریٰ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی ازاں بعد محترمہ امۃ البصیر صاحبہ عزیزہ صبیحہ بیگم صاحبہ عزیزہ عائشہ بیگم صاحبہ اور خاکسارہ نے تقاریر کیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی دوران جلسہ مکرمہ مریم صاحبہ نے نظم پڑھی)۔

مورخہ ۱۳رتا ۱۹رجولائی ۹۱ء کو لجنہ اماء اللہ یادگیر کے زیر اہتمام ساتوں حلقہ جات (مسلم پورہ۔ صدر دروازہ۔ ڈانگوری۔ کالا چبوترہ۔ کماری باولی اسٹیشن ایریا اور احمدیہ بلڈنگ ہال میں) علی الترتیب اجلاسات منعقد ہوئے جن میں مقامی صدر لجنہ کے علاوہ درج ذیل مستورات نے مشترکہ طور پر حصہ لیا خاکسارہ صبیحہ نثار صدر لجنہ یادگیر مکرمہ عطیہ عبداللہ قریشی صاحبہ مکرمہ مالن بی صاحبہ مکرمہ مبارکہ سلیم صاحبہ مکرمہ عبیدہ بانو صاحبہ عزیزہ شاہینہ۔ صبیحہ بیگم۔ سلیمہ بیگم۔ صفیہ بیگم۔ امۃ المتین۔ عائشہ صدیقہ مبارکہ خاتون۔ مکرمہ محبوب بی صاحبہ مکرمہ رشیدہ ریاض صاحبہ مکرمہ مریم النساء صاحبہ مکرمہ زاہدہ ذوالفقار صاحبہ منصورہ بیگم۔ ماجرہ تبسم۔ عزیزہ فہمیدہ بیگم۔ مکرمہ امۃ الکبریٰ بیگم صاحبہ مکرمہ زینب النساء صاحبہ مکرمہ نور جہاں صاحبہ۔

اجلاسات میں قرآن مجید کی فضیلت، عظمت وشان بیان کر کے قرآنی تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی۔ مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ تقاریر کے علاوہ بچوں اور بچیوں سے قرآن مجید ناظرہ سنا۔ حاضرین کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

حیدرآباد

مکرم خالد احمد صاحب عمیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ رقمطراز ہیں کہ:۔

۱۳راگست کو ننک نما گراؤنڈ میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ مکرم قاری عبدالقیوم صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم محمد عارف صاحب قریشی نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام در شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سنایا۔ ازاں بعد مکرم سید ابرار احمد صاحب مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صوبائی امیر آندھرا اور محترم صدر اجلاس نے سامعین سے خطاب کیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے واقعات بیان کئے۔ دوران جلسہ ننک نما کے اطفال نے گروپ کی شکل میں ترانہ عقیدت اور مکرم ایم۔اے ستار صاحب و مکرم احمد عبدالحکیم صاحب نے آنحضورؐ کی شان میں سلام پیش کیا۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے اور اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا۔ مقامی اردو اخبار روزنامہ سیاست نے جلسہ کی خبر ۱۴ اگست کی اشاعت میں شائع کی۔ مکرم الحاج بشیر احمد صاحب ضمیر نے حاضرین کی چائے سے ضیافت کی۔ جزاھم اللہ۔

کاہلیکی ضلع امرتسر

مکرم محمد سلیم خان صاحب بھٹی معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۲۲ستمبر کو موضع کاہلیکی میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم نذیر احمد صاحب منعقد ہوا جسمیں جماعت کے سب مرد وزن اور بچے شامل ہوئے۔ خاکسار نے آنحضرت صلعم کے حالات زندگی بیان کئے بعد ازاں ثریا بیگم۔ سلیمہ بیگم۔ حمیدہ بیگم۔ انور بیگم۔ رضیہ بیگم اور عزرا انجم نے درثمین سے نعتیہ منظوم کلام سنائے۔ بعدہ مکرم یوسف شاہ صاحب سیکرٹری مال نے سیرت آنحضرتؐ پر پنجابی میں تقریر کی۔ اسکے بعد مکرم گیانی کرم سنگھ صاحب نے اسلام کی غرض وغایت پر تقریر کی۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی تبلیغی و تربیتی مساعی

چنتہ کنٹہ میں طبی کیمپ اور تربیتی اجلاسات

مکرم مولوی عبیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ :-

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم مولوی مبشر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی چنتہ کنٹہ میں آمد سے استفادہ کرتے ہوئے خصوصی تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔ مورخہ ۲۵ر اگست کو خدام نے گاؤں کی خستہ حال سڑک پر تیرہ ۱۳ گھنٹے دو الگ الگ گروپ بنا کر وقارِ عمل کیا۔ غیر مسلم اور سرکاری ملازمین نے جذباتِ تشکر سے نوجوانوں کی تعریف کی اور ان کے کام کو قابلِ تقلید قرار دیا۔ مورخہ ۳۰ر اگست کو حیدر آباد اور چنتہ کنٹہ کے خدام نے پنچایت آفس فرید پورہ میں طبی کیمپ لگایا۔ گاؤں کے دو صد سے زیادہ افراد کا طبی معائنہ کیا اور مفت ادویات دیں۔ ساتھ ساتھ خدام نے تبلیغ بھی کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اگلے روز موضع ترلاپور میں غیر از جماعت احباب کی مسجد میں جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت محترم سیٹھ عبد الصمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ صدر مسجد کمیٹی (غیر از جماعت) مکرم عبد اللہ صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم محمد عبد العزیز صاحب نے نظم سنائی۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ بعدۂ صدرِ اجلاس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے امام مہدی کے ظہور پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ جلسے کے بعد گاؤں کے سرپنچ کے مکان پر میڈیکل کیمپ کا افتتاح کیا گیا اور مستحقین کو ادویات دی گئیں۔

لجنہ اماء اللہ کانپور کا ہفتہ قرآن مجید

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کانپور لکھتی ہیں کہ :-

لجنہ اماء اللہ کانپور کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں یکم ستمبر کو صدر لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرمہ سروری بیگم صاحبہ نے تلاوت کی۔ مکرمہ شگفتہ ناز نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ ازاں بعد مکرمہ سروری بیگم صاحبہ۔ مکرمہ مبارکہ صدیقی صاحبہ۔ مکرمہ شگفتہ ناز صاحبہ۔ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ۔ مکرمہ شبانہ پروین صاحبہ۔ مکرمہ شجاعت النساء صاحبہ۔ مکرمہ حسین پروین صاحبہ۔ مکرمہ ثروت جبیں صاحبہ نے مضامین پڑھے۔ بعدۂ مکرمہ یاسمین آرا صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ناصرات الاحمدیہ کا بھی علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں برکاتِ قرآن کریم سے ہمیشہ مستفید ہونے کی توفیق دے اور ہمارا ماحول نورِ قرآن سے منور رہے آمین۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کا سالانہ جلسہ

مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ :-

کلکتہ میں دو روزہ سالانہ جلسہ حسبِ سابقہ روایات کے ساتھ ۱۴ - ۱۵ر ستمبر کو مسجد کے نئے ہال میں منعقد ہوا۔ ۱۴ر ستمبر کو بعد نمازِ مغرب شری نمائی رادھن باسو سابق وائس چانسلر وشوبھارتی یونیورسٹی کی زیرِ صدارت جلسہ پیشوایانِ مذاہب ہوا۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کی تلاوت کے بعد محترم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ مغربی بنگال نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعدۂ مکرم نور احمد صاحب نے تین ساتھیوں کے ساتھ بنگلہ نظم پڑھی اور مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام سنایا۔ ازاں بعد جناب سرن سنگھ صاحب ریٹائرڈ آئی اے ایس نے حضرت بابا نانکؒ کی سیرت پر تقریر کی۔ مکرم الحاج چوہدری احمد توفیق صاحب آف بنگلہ دیش نے جملہ پیشوایانِ مذاہب کی عزت و تکریم اور ان کے مقام پر روشنی ڈالی۔ محترم صدرِ اجلاس نے اپنے خطاب میں جماعتِ احمدیہ اور مذہبی رواداری پر اظہارِ خیال فرمایا۔ مسٹر سوجوئے بنرجی لیکچرار بشپ کالج کلکتہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح حیات اور تعلیمات بیان کیں۔ اور مکرم ظفر احمد صاحب N/R نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدۂ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے درخشندہ پہلو بیان کئے۔ جبکہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے چند پہلو بیان کئے۔ ازاں بعد شری ڈاکٹر امالندو دے صدر شعبہ تاریخ جادوپور یونیورسٹی نے مذاہبِ عالم کے بارے میں اپنے کھلے اور کشادہ خیالات کا اظہار فرمایا۔ آخر پر مکرم سید محمود احمد صاحب نے حاضرینِ جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ جلسہ رات تقریباً دس بجے اختتام پذیر ہوا۔ مقررین نے بار بار ایسے جلسے منعقد کرنے کا مشورہ دیا۔ تاکہ آپسی رواداری اور بھائی چارہ پیدا ہو۔

مورخہ ۱۵ر ستمبر کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیرِ صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ مغربی بنگال منعقد ہوا۔ مکرم نصیر احمد صاحب بانی کی تلاوت سے کاروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم سید نور عالم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے اجلاس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعدۂ مکرم شہزادہ پرویز صاحب نے آنحضور صلعم کی شان میں نظم پڑھی۔ عزیز عبد المنان نے بنگلہ نعت پیش کی۔ ازاں بعد خاکسار محمد فیروز الدین انور۔ مکرم الحاج چوہدری احمد توفیق صاحب آف بنگلہ دیش۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج۔ مکرم ایاز احمد صاحب بھٹی نائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور محترم صدرِ جلسہ نے آنحضرت صلعم کی پاکیزہ سیرت اور آپ کی شانِ اقدس پر تقاریر کیں۔ دورانِ جلسہ مکرم ظفر احمد صاحب N/R۔ عزیز عبد القادر مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ آخر پر مکرم محمد شفیق صاحب سہگل نائب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

راجستھان میں جلسہ عام

مکرم مولوی فرزان احمد صاحب مرکزی انچارج راجستھان تحریر کرتے ہیں کہ :-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر کشن گڑھ میں مسجد تعمیر کی گئی۔ باوجود مخالفت کے حضور انور کی دعاؤں کے طفیل تعمیر کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ ۲۱ر مارچ کو اس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تھا۔ زمین کا رقبہ مکرم دلدار علی صاحب نے بطورِ عطیہ دیا۔ ۹۱/۹/۸ کو بعد نمازِ مغرب و عشاء مسجد میں جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ کاروائی کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا کیسٹ سنا کر کیا گیا۔ یہ جلسہ زیرِ صدارت مکرم دلدار غنی صاحب معلم وقفِ جدید منعقد ہوا۔ مکرم نثار احمد ندیم صاحب معلم وقفِ جدید کی تلاوت کے بعد مکرم عبد العزیز صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدۂ خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد افسرِ اعلیٰ راجستھان و یو۔پی اور عزیزہ امۃ الرشید نے تقاریر کیں۔ دورانِ جلسہ مکرم عبد الرؤف صاحب۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب۔ مکرم عبد العزیز صاحب نے نعت پڑھی۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ جلسہ کی کاروائی حاضرینِ جلسہ کے علاوہ بذریعہ لاؤڈ اسپیکر گھروں میں بھی سنی گئی۔ جلسہ سے قبل مقامی جماعت کی طرف سے ایک پُر تکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد کو مدعو کیا گیا۔

جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر (انڈیمان)

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ انڈیمان تحریر کرتے ہیں کہ :-

انڈیمان نیکوبار تین صد تیس جزائر کا مجموعہ ہے اور آبادی صرف تیس جزائر میں ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ابتدائی دور میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب کو یہاں بھجوایا۔ جن کے ذریعہ پورٹ بلیئر میں ایک جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ پورٹ بلیئر سے تقریباً دو صد کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک جزیرہ مڈل انڈیمان میں خاکسار دو خدام کے ہمراہ تبلیغ کے لئے گئے۔ بفضلہ تعالیٰ کئی افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور لٹریچر دیا۔ ماہ جون میں بھی خاکسار اور مکرم نائب صدر صاحب اس جزیرہ میں گئے۔ اور کئی افراد سے طویل گفتگو ہوئی بفضلہ تعالیٰ ۱۲ افراد کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ ۹۱/۷/۲۲ کو خاکسار نے دو انصار اور ایک خادم کے ہمراہ کالی گھاٹ۔ ڈگلی پور اور مایا بندر کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور وفد کی صورت میں سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور لٹریچر دیا۔ انڈیمان نیکوبار جزائر میں عیسائیت کا کافی زور ہے۔ ایک پادری مسٹر ڈیوڈ ایک غیر احمدی ڈاکٹر مکرم شمس الرحمٰن صاحب کو عیسائیت کی تبلیغ کرتے تھے اور غیر احمدی علماء پادری صاحب سے بات کرنے پر راضی نہ ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے کہنے پر خاکسار نے ان سے وقت طے کیا اور مورخہ ۹۱/۸/۱۸ کو ۹ بجے وقتِ مقررہ پر ہم ان کے دفتر پہنچ گئے۔ جہاں پہلے ہی سے کافی تعداد میں عیسائی احباب اور پادری صاحبان موجود تھے۔ خاکسار نے تحریف بائبل پر روشنی ڈالی۔ پادری صاحب کے انکار پر انہیں بائبلوں کے متعدد حوالجات اصل کتابوں سے بتائے گئے جس پر پادری صاحب لاجواب ہو گئے۔ ایک اور پادری صاحب کو بلایا گیا انہوں نے بھی گفتگو سے احتراز کیا۔ اور سب پادری غصہ میں آکر برا بھلا کہنے لگے جس سے عیسائی سامعین کافی متاثر ہوئے۔ علاوہ ازیں انڈیمان نیکوبار کے بشپ اور دیگر پادری صاحبان نے بھی رابطہ کرنے پر گفتگو سے احتراز کیا اور مختلف عذر پیش کئے۔ اس سے سامعین اور خصوصاً ڈاکٹر صاحب موصوف پر کافی اچھا اثر ہوا اور ایک ہندو دوست کے۔ وی۔ رمن نے اعتراف کیا کہ پادری صاحب کے پاس آپ کی باتوں کا کوئی جواب نہیں۔ اور آپ حق پر ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جماعت احمدیہ کشمیر کی مشاورت

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ :-

الحمد للہ دو سال بعد مورخہ ۱۸ - ۱۹ر اگست کو سری نگر میں جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے صدر صاحبان و نمائندگان کی مشاورت نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آئی۔ مشاورت میں آسنور۔ رشی نگر۔ کوریل۔ ناصر آباد شورت۔ بالسو۔ نونہ مئی۔ چک ایمرچھ۔ یاری پورہ۔ اور سری نگر سے کئی نمائندگان اور مبلغین و معلمین کرام نے شرکت کی۔ ۱۸ر اگست کو دو بجے نمائش ہال کے خوبصورت دفتر میں محترم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سری نگر کی صدارت میں مکرم سید

(آگے مسلسل صفحہ ۱۹ پر)

امداد علی صاحب معلم وقفِ جدید کی تلاوت سے استقبالیہ میٹنگ کا آغاز ہُوا۔ خاکسار نے مشاورت کے اغراض و مقاصد اور ضرورت کو واضح کیا۔ ازاں بعد محترم صدر اجلاس نے اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نامساعد حالات میں آنے والے تمام مہمانانِ کرام کو خوش آمدید کہا۔ نمازِ عصر کے بعد محترم عبدالمجید صاحب ٹاک امیر صُوبہ کی صدارت میں مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مشاورت کے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی صدرِ جلسہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کی وفات پر قرار دادِ تعزیت پاس کی گئی۔ خاکسار نے احباب جماعت سے چند گذارشات کیں۔ اور حضور انور کا پیغام سُنایا۔ اور محترم صدرِ جلسہ نے موجودہ دَور میں دُعاؤں اور تقویٰ پر زور دینے کی تلقین کی۔ اجلاس میں چندہ جات کی باشرح ادائیگی جلسہ سالانہ میں شرکت۔ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیا گیا۔ آخر پر صدرِ اجلاس نے خلافتِ حقّہ احمدیہ کے ساتھ والہانہ محبّت و فدائیت پر زور دیتے ہوئے عاجزانہ دُعاؤں کی درخواست کی۔

۱۹؍اگست کو بعد نمازِ فجر و درسِ حدیث، مشاورت کا آخری اجلاس محترم عبدالمجید صاحب ٹاک صُوبائی امیر کی صدارت میں شروع ہُوا۔ اور مختلف تجاویز اور مسائل پر غور کیا گیا۔ جماعت احمدیہ سری نگر نے تمام مہمانوں کے دوپہر کے تعاون کا انتظام کیا۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

جماعتِ احمدیہ حیدر آباد

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۲۰؍ستمبر کو احمدیہ مُسلم مشن میں انٹر فیتھ ڈائیلاگ کے ریورنڈ مائیکل تشریف لائے قبل ازیں بذریعہ خط اطلاع دے چکے تھے کہ بروز جمعہ شام ۵ بجے تمام مذاہب کے سکالرز کو اِس اہم میٹنگ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے آپ بھی شرکت کر کے اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ چنانچہ محترم الحاج محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی۔ سیکرٹری تبلیغ مکرم عطاء اللہ صاحب بی ایس سی۔ مکرم محمد قدرت اللہ صاحب غوری انجینیئر اور خاکسار DIVINE LIFE SOCIETY میں شرکت کی غرض سے پہنچے۔ میٹنگ میں ہندو، سکھ، عیسائی نیز متعدد مکاتیبِ فکر کے سکالرز نے شرکت کی۔ محترم الحاج محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی۔ سیکرٹری تبلیغ اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "پیغامِ صلح" کے حوالہ جات کے ذریعہ اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ جسے بہت پسند کیا گیا۔ بعض سکالرز سے طویل تبادلہ خیالات کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ انہوں نے اپنے پروگراموں میں شرکت کی دعوت دی۔ مورخہ ۲۴؍ستمبر کو غیر احمدی خواتین کا جلسہ سیرت النبیؐ بیگم پیٹھ میں ہُوا۔ جس میں احمدی مستورات کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ خاکسار کی بیٹی امۃ المجید بشریٰ نے اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا جسے بالخصوص ٹیپ کیا گیا۔ غیر احمدی خواتین پر اس کا خوش کن اثر ہُوا۔ انہوں نے احمدی خواتین اور بچی کو مبارکباد دی۔ کراچی کے ایک غیر احمدی سیاح اور متعدد غیر احمدی مشن ہاؤس تشریف لائے۔ اور تبادلہ خیالات کرتے رہے انہیں لٹریچر دیا گیا۔ مخالف علماء میٹنگیں کر رہے ہیں۔ ایک دعوتی ہینڈبل میں کہا گیا ہے کہ قادیانی، دیہات کے علاوہ اب شہروں میں بھی اپنی تبلیغ سے مُسلمانوں کو متاثر کر رہے ہیں۔ ان کا سدِّباب کرنے کے لئے خصوصی دعوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شر سے محفوظ رکھے ——— پورا بنڈہ حیدر آباد میں حضور انور کے دورۂ افریقہ کا ویڈیو کیسٹ دکھانے کا مکرم محمد شریف صاحب نے انتظام کیا جس میں غیر احمدی۔ عیسائی اور ہندو احباب نے بھی شرکت کر کے استفادہ کیا اور محظوظ ہوئے ——— !!

اعلانِ نکاح اور تقریبِ شادی

مورخہ ۲۹؍۹؍۹۱ کو عزیزہ نورالنساء بیگم بنت مکرم آر۔ محبوب صاحب ساکن بلاری (کرناٹک) کا نکاح عزیز قاسم شریف۔ فیروز احمد ابن مکرم مقصود شریف صاحب ساکن بلاری کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار دو صد پچاس روپے حق مہر پر مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے پڑھایا۔ مکرم مقصود شریف صاحب اپنے بیٹے کی اس خوشی کے موقعہ پر -/۱۵ روپے اعانتِ بدر میں اور -/۲۶ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے تمام احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتے کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ دوسرے روز مورخہ ۳۰؍۹؍۹۱ کو دعوتِ ولیمہ ہُوئی جس میں احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب اور غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔

خاکسار:۔ محمد نذیر مبشر خادمِ سلسلہ ہبلی (کرناٹک)

درخواستِ دُعا

مکرم عبدالنبی صاحب کو کنور مبلغ بیس روپے اعانتِ بدر میں جمع کرواتے ہوئے اپنے مرض BOAN CANCER سے کامل شفایابی کیلئے نیز مقام بالاکرتی کے دو خدام مدار احمد اور محمود رفیع ٹائیفائڈ میں مبتلا ہیں ان کی بھی کامل شفایابی کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار:۔ عبدالرؤف عاجز سرکل انچارج ورنگل)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرّحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: ۶۲۹۴۴۳

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339. (KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلْعَیْنُ حَقٌّ

(نظر لگنا سچ ہے)

منجانب:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

SUPER INTERNATIONAL

PHONE NO. OFF: 6378622. RESI: 6233389.

(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)

PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.

OLD CHAKALA, SAHAR ROAD.

(ANDHERI EAST) BOMBAY - 400099

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں

نعیم احمد ڈار احمدیہ پراپرٹی ڈیلر

احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دُعا:۔

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

۱۶ میٹکاف لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

NTR Starline

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.

CALCUTTA -- 700015.

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خُدا میں ہیں۔"

——— (کشتی نوح) ———

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ،

ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور

کینوس کے جوتے ——— !!

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(پیشکش)

باقی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶

ٹیلیفون نمبرز:۔ ۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳